بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حسنِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اردو ادب کی تاریخ میں پہلی کتاب جس میں
حرفِ الف استعمال نہیں ہوا۔
حاصلِ فکر
السید محمد امین علی النقوی

یا حیّ یا قیّوم

تخلیقات

- مُحمّد رسولُ اللہ — عربی میں غیر منقوط نعتیہ دیوان
- یا محمّد صلی اللہ علیہ وسلم — عربی میں منقوط نعتیہ دیوان
- مُحمّد ھی محمّد — اردو میں غیر منقوط نعتیہ مجموعہ
- عشقِ محمّد — وجد آور کلام کا مجموعہ
- حسنِ محمّد — پوری کتاب میں الف نہیں ہے
- شانِ محمّد — کیف پرور کلام کا مجموعہ
- لا نبیّ بعدی — اسلامی بم بر قادیانی دم
- شجرۂ حسینیہ — نقوی سادات کی مختصر تاریخ

پتے:

- آستانہ عالیہ بابُ الہدیٰ، فیض آباد، فیصل آباد پاکستان۔
- نعت اکادمی، سادات کالج، جمال پارک، شاہدرہ موڑ، لاہور
- جامعہ امینیہ رضویہ، اسلام گڑھ، میرپور، آزاد کشمیر،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

بین الاقوامی پیغام کا حامل تبلیغی، تعمیری اور تاریخی دیوان

کشفِ غیب

۱۴۱۲ھ

الـمعروف

حسنِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعت گوئی کی تاریخ میں ★★★★★ پہلا مجموعہ

جس میں الف استعمال نہیں ہوا!

نتیجۂ فکر

صاحبزادہ سید محمد امین علی شاہ نقوی

یا حیُّ یا قیُّوم

کتاب ——— حُسنِ مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم
مصنّف ——— سیّد محمد امین علی نقوی
تزئین و آرائش ——— صُوفی عبدالغفار شہزاد
کتابت ——— صُوفی محمد عاشق حسین ہاشمی
صفحات ——— ۱۲۸
سن اشاعت ——— سنہ ۱۴۱۲ھ / سنہ ۱۹۹۲ء
مطبع ——— خوشنویس پرنٹنگ پریس، فیصل آباد
تعداد ——— ایک ہزار ایک سو
ناشر ——— بابُ الہدیٰ، فیصل آباد

پتے

۱- آستانہ عالیہ بابُ الہدیٰ، فیض آباد،
بستی سیّد امین نقوی، فیصل آباد، پاکستان
۲- نعت اکادمی سادات کالج جمال پارک شاہدرہ موڑ لاہور ۳۵
۳- جامعہ امینیہ رضویہ حیدرآباد اسلام گڑھ، میرپور آزاد کشمیر

حق حق حق   ھُو ھُو ھُو

ہم شروع کرتے ہیں رب کی حمد سے
نعتِ حق کہتے ہیں دل کے درد سے

نتیجہ فکر

سیّد نقوی

ترتیب

نذرِ عقیدت ۹
پیشِ لفظ ۱۰
حمد ۱۵
عرض ۱۶
نعت ۲۰
درود شریف ۷۰
منقبت ۷۵
دعوتِ خلق ۱۰۰
قطعے ۱۱۴

حق ھو

فہرست

۱- نذرِ عقیدت ۹
۲- پیشِ لفظ ۱۰
۳- ربِّ کعبہ ہر جگہ موجود ہے ۱۵
۴- مرے رب مجھ پہ رحمت کی نظر ہو ۱۶
۵- محمّد کی رحمت بڑی چیز ہے ۲۰
۶- مرے دِل میں بسے رُوئے محمّد ۲۲
۷- محمّد نورِ حق مخدوم کُل ہے ۲۳
۸- محمّد ہی وکیل زندگی ہے ۲۴
۹- محمّد ربِّ کعبہ کی طلب ہے ۲۶
۱۰- محمّد ہیں جنّ و بشر کے وکیل ۲۷
۱۱- محمّد بہتریں سے بہتریں ہے ۲۸
۱۲- محمّد ہی شعورِ زندگی ہے ۳۰
۱۳- محمّد ہی خورشیدِ ہر دہر ہے ۳۱

۱۴- محمدؐ ہیں محبوبِ ربِّ صمد ۳۲
۱۵- محمد نبی ہیں محمد رسول ۳۳
۱۶- محمد کی محبت مردِ مومن کی ضرورت ہے ۳۴
۱۷- محمد ہیں رب کے رسولِ کبیر ۳۵
۱۸- محمد رفیق و محمد شفیق ۳۶
۱۹- محمد نبی ہے محمد غنی ہے ۳۷
۲۰- محمد نبی ہیں محمد کریم ۳۸
۲۱- محمد شریعت کے محبوب ہیں ۴۰
۲۲- محمد سیدِ جن و بشر ہیں ۴۲
۲۳- محمد نبی ہیں محمد ولی ہیں ۴۴
۲۴- محمد ہیں محبوبِ ربِّ مجید ۴۵
۲۵- محمد مصدرِ فضل و کرم ہے ۴۷
۲۶- محمد کے کرم کی حد نہیں ہے ۵۰
۲۷- محمد ہیں محبت ہی محبت ۵۱
۲۸- محمد حقیقت کے ہیں منتہی ۵۴
۲۹- محمد ہیں مسجودِ کل کے حبیب ۵۵
۳۰- محمد ہی مفہوم لوح و قلم ہیں ۵۶
۳۱- محمد ہیں معبودِ کل کے رسول ۵۷
۳۲- محمد ہیں مخدومِ فرشِ زمیں ۵۹

۳۳- محمد جلوۂ شمس و قمر ہے ۶۰
۳۴- محمد ہی محبوب حرمین ہیں ۶۱
۳۵- محمد ہے مجموعۂ ہر صفت ۶۳
۳۶- محمد ہیں بحرِ علومِ شریعت ۶۴
۳۷- محمد ہیں مقصودِ قلبِ زمن ۶۵
۳۸- محمد مؤخر محمد مقدم ۶۶
۳۹- محمد محرمِ سرِّ خفی ہیں ۶۸
۴۰- محمد کے تم ہو محمد کے ہم ۶۹
۴۱- محمد کے صدقے سے ہے ہر وجود ۷۰
۴۲- محمد کو ہیں نعت و مدح و درود ۷۲
۴۳- محمد نبی ہیں محمد رسول ۷۴
۴۴- عشق و مستی کے سکندر حضرتِ صدیق ہیں ۷۵
۴۵- محمد کے محبوب حضرت عمر ہیں ۷۶
۴۶- محمد کے ولی حضرت غنی ہیں ۷۷
۴۷- علی شہنشہ نجف ۷۸
۴۸- علی زمین کی دمک ۷۹
۴۹- علی خلیفۂ نبی ۸۰
۵۰- علی نفسِ نبی شبیرِ جلی ہے ۸۲
۵۱- دین و ملت کے سکندر ہیں علی ۸۴

۵۲ - مہِ سرورِ شہرِ خیبر علی ہیں ۸۵

۵۳ - علی علی علی علی ۸۶

۵۴ - محمّد کی نورِ نظر ہیں بتول ۸۹

۵۵ - بتول ہی بتول ہے ۹۰

۵۶ - حسن ہے نورِ پنجتن ۹۳

۵۷ - حضرتِ شبیر ہیں حق کے ولی ۹۶

۵۸ - حسین ہی حسین ہے ۹۷

۵۹ - رہو لوگو محمّد کی لگن میں ۱۰۰

۶۰ - محمّد سے لوگو محبّت کرو ۱۰۲

۶۱ - چلو لوگو محمّد کے مدینے ۱۰۴

۶۲ - محمّد کی لوگوں میں تعلیم ہو ۱۰۵

۶۳ - محبّت ہے یہی ربِّ جلی کی ۱۰۶

۶۴ - محمّد ہیں محبوبِ ربِّ غفور ۱۰۸

۶۵ - کرو لوگو محمّد سے محبّت ۱۱۰

۶۶ - محمّد کی لوگو کرو پیروی ۱۱۱

۶۷ - محمّد کی ہر وقت مدحت کرو ۱۱۲

۶۸ - کسی سے بھی نفرت کبھی مت کرو ۱۱۳

۶۹ - قطعے ۱۱۴

۷۰ - تقریظ ۱۲۴

ربِ زمین کے فضل و کرم سے جو سب سے بڑھ کر رحیم و کریم ہے

نذرِ عقیدت

یہ صحیفۂ قدس، نفسِ رسول، زوجِ بتول عقلِ عقول،
حسنِ قبول، پدرِ حسنین، بدرِ حرمین، سیّدِ ثقلین، فخرِ کونین
مولودِ کعبہ، مقصودِ طیبہ، حق کے ولی، شیرِ جلی،
حضرت علی (سلّمَ ربُّہٗ علیہ) کی نذر ہے جو علم و فضل
کے ملک میں صنعتِ غیر منقوط نیز حروفِ تہجّی
کے پہلے حرف کو چھوڑ کر لکھنے کے موجد ہیں ؎

ہے یہ نذرِ حضرتِ پیرِ نجف
ہو قبولیّت، تو ہے عزّ و شرف

سیّد نقوی

یہ فیضِ عشق ہے نقویؔ کہ تو نے
عجب دستور سے مدحت گری کی

کروڑوں حمدیں ہوں زمین و فلک کے معبود و مسجود کو جس نے محض حرفِ کُن سے ہر دَور کی ہر چیز کی تخلیق کی ہے، جس کے لیے زمین کے ہر ذرّے کے سینے سے، درختوں کے ہر پتّے کے رگ و ریشے سے، جِنّ و بشر کے ہر دل کے ذِکر سے، نہروں، سمندروں کے ہر قطرے کی نمی سے، تحمید و تقدیس کے زمزمے بکھر رہے ہیں۔ یوں ہی فلک کے شمس و قمر، نجوم و بدر، عرش و کرسی، لوح و قلم، جنّت و دوزخ، حُور و ملک، غرض کہ ہر چھوٹی بڑی چیز شب و روز تسبیح و تحمید میں مصروف و مشغول ہو کر عجز و محبت سے ہر وقت ہر لمحہ، ہر گھڑی سجدہ ریز ہو رہی ہے۔ وہ ربِ کعبہ کہ جس کی نہ کوئی بیوی ہے نہ بیٹی، نہ پسر ہے نہ پدر، نہ وہ کبھی ضرورت کی وجہ سے کسی کی جُود و بخشش کی طرف دیکھے، نہ وہ کسی کی طرف سے کسی بھی قسم کی مدد کی ضرورت سمجھے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے موجود ہے۔ ہر قسم کے عیب و نقص سے منزّہ ہے۔ نیند، موت، بھوک جیسی سب ضرورتوں سے مطہّر ہے۔ کیوں نہ ہو وہی زمین و فلک کے لیے نور ہے، جس کی قدرت ہر قسم کے خزینوں سے بھرپور ہے جس کی فکر ہر مردِ مومن کے لیے سرمدی سُرور رہے۔ کروڑوں درودیں ہوں ربِّ کعبہ کے سب سے بڑے، سب سے سچّے رسولِ کریم

حضرت محمّد عربی سلّم ربہٗ علیہٖ و عترتہ پر، جو مکّہ مکرّمہ سے ظہور پذیر ہو کر پوری مخلوق کی رہبری کے لیے مبعوث ہوئے۔ تیئیس برس تک ربِ کریم کی توحید و ملّت کی دعوت و تبلیغ کرتے ہوئے ترسیٹھ برس کی عمر شریف بسر کر کے ملکِ عرب کے مشہور و معروف شہر مدینہ منوّرہ کی سرزمینِ متقدّس میں مدفون ہوئے۔

وہ رسولِ کریم سلّم ربہٗ علیہٖ و عترتہ جو ربِّ کعبہ کے سب سے پہلے خلیفہ ہوئے۔ ختمِ نبوّت جیسے بے مثل مرتبہ سے مشرّف و منوّر ہو کر سب مخلوق سے پہلے صفحۂ ہستی پر جلوہ گر ہوئے۔ سب نبیوں، رسولوں، حُوروں، فرشتوں، جنّوں، مردوں، عورتوں کی رہبری کے لیے پیغمبر ہے۔ ہر فضیلت میں ہر رسول و نبی سے بڑھ کر سب کے پیر و مرشد رہے۔ وہی تو ہمیشہ کے لیے سب مخلوق کے محسن و نبی ہیں، جن کے ہوتے ہوئے پوری مخلوق کو کسی وقت بھی جدید پیغمبر کی کبھی ضرورت نہ محسوس ہوئی ہے نہ ہوگی، کیونکہ رب کے وہی رسول سب کو ہمیشہ کے لیے قبول ہیں۔ وہی خیر و برکت، فیض و رحمت، علم و حکمت کے سکول ہیں۔ دیگر ہر دَور کے سب مُتنبّی روزِ حشر تک ردّ و فضول ہیں۔ پھر وہی تو ربِّ کریم کے رسولِ عظیم حضرت محمّد مدنی سلّم ربہٗ علیہٖ و عترتہ ہیں کہ جن کی رحمت و برکت سے سیّد نقویؔ نے عشق و محبت کی عظیم دولت و نعمت سے معمور و مخمور ہو کر منفرد نعتیہ مجموعے پیش کیے۔ بَعدہٗ ہم یہ مجموعۂ نور و کیف جو میری کم و بیش تیئیس[۲۳] دنوں کی خدمت پر مشتمل ہے جسے حروفِ تہجّی کے پہلے حرف کو چھوڑ کر لکھنے کی کوشش کی گئی

ہے۔ پھر یہ حقیقت بھی زیرِ غور رہے کہ مجھے یہ مجموعہ لکھنے کی ضرورت ہی کیوں محسوس ہوئی؟ وجہ یہ ہے کہ کسی شخص نے صنعتِ غیر منقوط و جملہ علوم کے موجد حضرت علی سلّم ربّہٗ علیہ سے عرض کی تھی کہ حضور کوئی تقریر و تحریر نہ تو نقطوں کے بغیر ہو سکتی ہے نہ ہی حروفِ تہجّی کے پہلے حرف کے بغیر ممکن ہے؟ سخن مذکور سُن کر حضرت علی سلّم ربّہٗ علیہ نے منبر شریف پر جلوہ گر ہو کر فوری طور پر تین خطبے دیئے، جن میں پہلے دو خطبے تو غیر منقوط تھے۔ تیسرے خطبے کے جُملہ کلمے حروفِ تہجّی کے پہلے حرف سے مجرّد تھے۔

پھر مجھے بھی یہ فکر ہوئی کہ میں حضرت علی سلّم ربّہٗ علیہ کی پیروی میں حضرت علی سلّم ربّہٗ علیہ کی موجودہ علمی سُنّت و فکری صنعت کی مزید سے مزید ترویج و تشہیر کروں۔ یہی وجہ ہے کہ مَیں نے دو مجموعے صنعتِ غیر منقوط میں تحریر کیے۔ پھر تیسرے مجموعے کو حروفِ تہجّی کے پہلے حرف کے بغیر لکھنے کی سعی و کوشش کی ہے۔ ربّ ِ کعبہ کے حضور میں عرض ہے کہ وہ حضور نبیٔ کریم رسولِ اعظم سلّم ربّہٗ علیہ و عترتہ کے صدقے، وسیلے سے میری موجودہ تصنیف کو بھی قبول کر کے میری ہر قسم کی غلطیوں سے درگزر کرتے ہوئے مجھے روزِ محشر میں مغفرت کی سَنَد بخشے۔ یوں ہی وہ ہر مجموعے کو روزِ حشر تک ہر ملک کے ہر شہر و بستی میں موجود رکھے، بقول حضرتِ چشتی ؎

نِکلے ہیں نقوی پرچمِ عترت لیے ہوئے
ہر نظم ہے تنظیم کی، صُورت لیے ہوئے

سیّد نقوی

حسبی ربی

رَحِیمُ	مَلِکُ	قُدُّوسُ
مُؤمِنُ	مُھَیمِنُ	عَزِیزُ
مُتَکَبِّرُ	مُصَوِّرُ	عَلِیمُ
مُعِزُّ	مُذِلُّ	سَمِیعُ
بَصِیرُ	حَکَمُ	عَدلُ
لَطِیفُ	خَبِیرُ	حَلِیمُ
عَظِیمُ	غَفُورُ	شَکُورُ
عَلِیُّ	کَبِیرُ	حَفِیظُ
مُقِیتُ	حَسِیبُ	جَلِیلُ
کَرِیمُ	رَقِیبُ	مُجِیبُ
حَکِیمُ	وَدُودُ	مَجِیدُ

شَهِيدٌ	حَقٌّ	وَكِيلٌ
قَوِيٌّ	مَتِينٌ	وَلِيٌّ
حَمِيدٌ	مُحْصٍ	مُبْدِئٌ
مُعِيدٌ	مُحْيٍ	مُمِيتٌ
حَيٌّ	قَيُّومٌ	صَمَدٌ
مُقْتَدِرٌ	مُقَدِّمٌ	مُؤَخِّرٌ
بَرٌّ	مُنْعِمٌ	مُنْتَقِمٌ
عَفُوٌّ	رَؤُفٌ	مُقْسِطٌ
غَنِيٌّ	مُغْنٍ	مُعْطٍ
نُورٌ	بَدِيعٌ	رَشِيدٌ
صَبُورٌ	لَيْسَ كَمِثْلِهٖ	شَيْءٌ

رب کعبہ ہر جگہ موجود ہے
بزمِ ہستی کے لیے معبود ہے

ہے وُہی زندہ، وُہی قیّوم بھی
وہ دلِ پُردرد کو مودود ہے

وہ زمیں پر ہے، فلک پر ہے وہی
عرش و کرسی میں وُہی مشہود ہے

وِردِ ہر جنّ و بشر ہے وہ علی
ہے وُہی رحمت، وہی مسجود ہے

حمد کرتے ہیں نجوم و مہر و مہ
سب کی وہ منزل وہی مقصود ہے

دہر کی ہر چیز دیتی ہے خبر
مُستحقِ حمد وہ محمود ہے

غور سے دیکھو تو کوئی چیز بھی
نہ تو منکر ہے، نہ وہ بے سود ہے

جو بھی ربِّ خلق سے ہو مُنحرف
بس وہی ملعون ہے، مردود ہے

جو کہے کہ مَیں نہیں ہُوں، مَیں نہیں
بے شبہ نقوی وُہی موجود ہے

مرے ربّ، مجھ پہ رحمت کی نظر ہو
یہ بندہ دہر میں کیوں دَر بدر ہو

مجھے توفیق دے یوں بندگی کی
ہمیشہ کے لیے سجدے میں سر ہو

تری صورت رہے نظروں میں ہر دم
مری یہ زندگی یوں ہی بسر ہو

ہمیشہ سے یہی میری طلب ہے
محمّد کی محبّت بیشتر ہو

مرے سر پہ رہے ظلِّ محمّد
محمّد کی مرے دل پر نظر ہو

مری فکر و نظر میں رُوح و دِل میں
محمّد کی ہمیشہ رہ گزر ہو

کروں ہر وقت یوں ذکرِ محمّد
نہ مجھ کو غیر کی کچھ بھی خبر ہو

رُخ و زلفِ محمّد کے تصدّق
مری تبلیغ و دعوت معتبر ہو

محمّد ہی محمّد ہو لبوں پر
مقدّر میں مرے سوزِ جگر ہو

ترے فضل و کرم سے حشر کے دن
مجھے ہرگز نہ کچھ خوف و خطر ہو

تری رحمت رہے نقوؔی پہ ہر دم
مری سب لغزشوں سے درگزر ہو

سَیِّدِی مُرْشِدِی

مُحَمَّدٌ	مَحْمُوْدٌ	وَحِیْدٌ
مُطَهَّرٌ	طَیِّبٌ	سَیِّدٌ
رَسُوْلٌ	نَبِیٌّ	مُدَّثِّرٌ
مُزَّمِّلٌ	حَبِیْبٌ	کَلِیْمٌ
مُذَکِّرٌ	مَنْصُوْرٌ	حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ
مَعْلُوْمٌ	شَهِیْدٌ	مَشْهُوْدٌ
بَشِیْرٌ	مُبَشِّرٌ	نَذِیْرٌ
مُنْذِرٌ	نُوْرٌ	هُدًی
مَهْدِیٌّ	مُنِیْرٌ	مَدْعُوٌّ
مُجِیْبٌ	عَفُوٌّ	وَلِیٌّ
حَقٌّ	قَوِیٌّ	کَرِیْمٌ
مُکَرَّمٌ	مَکِیْنٌ	مَتِیْنٌ
مُبِیْنٌ	وَصُوْلٌ	مُطِیْعٌ
رَحْمَةٌ	غَوْثٌ	غَیْثٌ
نِعْمَةٌ	هَدِیَّةٌ	مُصْطَفٰی

مُجْتَبٰی	مُنْتَقٰی	مُشَفَّعٌ
ذِکْرٌ	رَفِیْقٌ	رَقِیْبٌ
رَئِیْسٌ	سَعِیْدٌ	سَمِیْعٌ
بَصِیْرٌ	نَصِیْرٌ	شَرِیْفٌ
شَفِیْقٌ	شَکُوْرٌ	مُهَذَّبٌ
نَسِیْبٌ	نَقِیٌّ	تَقِیٌّ
وَسِیْمٌ	یَتِیْمٌ	مُقَرَّبٌ
مُقْتَدٰی	مُتَکَلِّمٌ	مُتَبَسِّمٌ
شَفِیْعٌ	صِدْقٌ	خَلِیْلٌ
وَجِیْهٌ	وَکِیْلٌ	مُتَوَکِّلٌ
کَفِیْلٌ	شَفِیْقٌ	مُقَدَّسٌ
مُبَلِّغٌ	مَوْصُوْلٌ	عَزِیْزٌ
دَلِیْلٌ	رَؤُفٌ	رَحِیْمٌ
خَطِیْبٌ	عَلَمٌ	نَجِیْبٌ
نَقِیْبٌ	طَبِیْبٌ	قَرِیْبٌ
مَکِّیٌّ	مَدَنِیٌّ	عَرَبِیٌّ

مُحمّد کی رِحمت بڑی چیز ہے
مُحمّد کی برکت بڑی چیز ہے

مُحمّد کی قربت، بڑی چیز ہے
مُحمّد کی غربت بڑی چیز ہے

مُحمّد کی رنگت بڑی چیز ہے
مُحمّد کی سنگت بڑی چیز ہے

مُحمّد کی فطرت بڑی چیز ہے
مُحمّد کی عِترت بڑی چیز ہے

مُحمّد کی عِصمت بڑی چیز ہے
مُحمّد کی حِکمت بڑی چیز ہے

مُحمّد کی خلوت بڑی چیز ہے
مُحمّد کی جلوت بڑی چیز ہے

مُحمّد کی زِینت، بڑی چیز ہے
مُحمّد کی طِینت، بڑی چیز ہے

مُحمّد کی قدُرت بڑی چیز ہے
مُحمّد کی ندُرت بڑی چیز ہے

مُحمّد کی نِعمت، بڑی چیز ہے
مُحمّد کی قِسمت، بڑی چیز ہے

مُحمّد کی وحدت بڑی چیز ہے
مُحمّد کی کثرت بڑی چیز ہے

مُحمّد کی صُورت بڑی چیز ہے
مُحمّد کی سِیرت بڑی چیز ہے

مُحمّد کی عظمت میں نقوی کہو
مُحمّد کی مدحت بڑی چیز ہے

مرے دِل میں بسے رُوئے محمّد
پَلکوں میں دَم بدم سُوئے محمّد

نہیں فردوس کی مجھ کو ضرورت
مری فردوس ہے کوئے محمّد

مُلوکِ دہر کی سب نعمتوں سے
ہے بڑھ کر قیمتِ مُوئے محمّد

بہت ہی خوب ہے جنّت کی خوشبو
مگر بہتر ہے خوشبوئے محمّد

یہ چشم و قلب و رُوح و نفسِ تقویٰ
ہیں زیرِ قیدِ گیسوئے محمّد

محمّد نورِ حق، مخدومِ کُل ہے
محمّد سرور و ختمِ رُسُل ہے

محمّد عرش و کرسی کی طلب ہے
محمّد ہی شہِ مُلکِ عرب ہے

محمّد وردِ ہر جنّ و بشر ہے
محمّد مطمحِ قلب و نظر ہے

محمّد مرکزِ دینِ جلی ہے
محمّد حُسن و خوبی میں علی ہے

محمّد زینتِ عرش و فلک ہے
محمّد مشعلِ حور و ملک ہے

محمّد مصدرِ علم و عمل ہے
محمّد بے نظیر و بے بدل ہے

محمّد ہی نبیِّ ہر نبی ہے
محمّد ہی ولیِّ ہر ولی ہے

محمّد ہی سرورِ سرمدی ہے
محمّد کے لیے ہر برتری ہے

محمّد ہی محمّد وردِ تقویٰ
مری نسبت محمّد سے قوی ہے

محمّد ہی وکیلِ زندگی ہے
محمّد ہی دلیلِ بندگی ہے

محمّد مخزنِ علمِ لدُنّی
محمّد گلشنِ حق کی کلی ہے

محمّد عشق و مستی کی بُلندی
محمّد خیر و برکت ہے غنی ہے

محمّد رہبرِ ہر مُلک و ملّت
محمّد رحمتِ ربِّ جلی ہے

محمّد ہی محمّد وِردِ مُسلم
محمّد کی یہ سب جلوہ گری ہے

محمّد ہے سکولِ درسِ وحدت
محمّد معرفت کی رہبری ہے

محمّد سے چلی ہے نسلِ حیدر
محمّد سے علی کی برتری ہے

محمّد کو خبر ہے ہر نفس کی
محمّد روشنی ہی روشنی ہے

محمّد کی فضیلت رب سے پوچھو
محمّد کے لیے ہر شے بنی ہے

محمّد کے کرم سے رُوحِ نقوی
محمّد کی محبّت میں پلی ہے

محمّد ربِ کعبہ کی طلب ہے
محمّد سرورِ ملکِ عرب ہے

محمّد مشعلِ بزمِ نبوّت
محمّد عدلِ سب ہے فضلِ رب ہے

محمّد نورِ وحدت، حسنِ کثرت
محمّد زینتِ حسب و نسب ہے

محمّد خلقتِ خلقت کی علّت
محمّد دور مسکینوں سے کب ہے؟

محمّد مخزنِ ہر جود و بخشش
محمّد سے حصولِ ہر سبب ہے

محمّد کے فقیروں کے عدو پر
ہمیشہ کے لیے قہر و غضب ہے

بہت خوش بخت ہوں نقوی کہ میرے
محمّد ہی محمّد وردِ لب ہے

محمّد ہیں جنّ و بشر کے وکیل
محمّد جمیل و محمّد جلیل

محمّد ہیں سب خوبیوں کی کلید
محمّد ہیں ربِّ جلی کے خلیل

محمّد ہیں توحید کی زندگی
محمّد عقیل و شکیل و دلیل

محمّد کے دشمن ہوئے دہر میں
ذلیل و رذیل و علیل و قلیل

محمّد سے ہر چیز روشن ہوئی
محمّد ہیں شہرِ کرم کی فصیل

محمّد کی توصیف یوں بھی کرو
محمّد نہیں ربِّ حق کے مثیل

محمّد ہیں نقوی رسولِ زمن
محمّد مصدق محمّد کفیل

محمّد بہتریں سے بہتریں ہے
محمّد سب حسینوں سے حسیں ہے

محمّد حسنِ خصلت میں مسلّم
محمّد مہ جبیں ہے دلنشیں ہے

محمّد مظہرِ ربِّ معظّم
محمّد سرورِ دینِ متیں ہے

محمّد رہبرِ علمِ شریعت
محمّد گوہرِ بحرِ یقیں ہے

محمّد سرِّ وحدت، نورِ کثرت
محمّد سرگروہِ مؤمنیں ہے

محمّد مشعلِ ہر دورِ ظلمت
محمّد ظلِّ حق، مخدومِ دیں ہے

محمّد مرجعِ فرشِ محبت
محمّد ہی شہِ عرشِ بریں ہے

محمّد ہر فلک کی زیب و زینت
محمّد نورِ حق، شمسِ زمیں ہے

محمّد رحمت و نورِ مجسّم
محمّد ہی سُرورِ ہر حزیں ہے

محمّد ہے سرِ ختمِ نبوّت
محمّد ہی رسولِ مُرسلیں ہے

محمّد ہے بعیدِ منکرِ حق
محمّد نفسِ مومن کے قریں ہے

محمّد ہے وکیلِ روزِ محشر
محمّد ہی شفیعِ مذنبیں ہے

محمّد سب زمیں پر ہر فلک پر
محمّد جس طرف دیکھو وہیں ہے

محمّد ہے سخیٔ بے بدل، وہ
نہیں، جس کے لبوں پر ہی نہیں ہے

محمّد کی وہ چوکھٹ ہے کہ جس پر
جھکی نبیوں کی، ولیوں کی جبیں ہے

محمّد سرورِ دیں، حسنِ فطرت
کہو مثلِ محمّد بھی کہیں ہے

محمّد ہر مکرّم سے مکرّم
یہ نقوی کمتریں سے کمتریں ہے

مُحمّد ہی شعورِ زندگی ہے
مُحمّد ہی سرورِ بندگی ہے
مُحمّد مُرسلوں، نبیوں کی عظمت
مُحمّد ہر ولی کی رہبری ہے
مُحمّد صدرِ بزمِ عشق و مستی
مُحمّد نورِ حُسنِ دلبری ہے
مُحمّد ہے شہِ کونین بے شک
مُحمّد کی حکومت سرمدی ہے
مُحمّد کی چمک فرشِ زمیں پر
مُحمّد عرشِ حق کی برتری ہے
مُحمّد کی مہک ہے ہر چمن میں!
مُحمّد ہی گلوں کی عُمدگی ہے
مُحمّد سے ہے نیچے ہر بُلندی
مُحمّد ہی زمن کی روشنی ہے
مُحمّد مصدرِ ہر خیر و برکت
سخی، پسرِ سخی، پسرِ سخی ہے
یہ تیری خوش نصیبی ہے جو نقوی
مِلی محبوب کی مدحت گری ہے

مُحمّد ہی خورشید ہر دہر ہے
مُحمّد کی بستی حسیں شہر ہے
مُحمّد سے دیں کے سمندر بنے
مُحمّد ہی توحید کی نہر ہے
مُحمّد ہے مہرِ فلک کی چمک
مُحمّد کے صدقے سے ہر دہر ہے
مُحمّد سے، جنگل ہوئے پُرسکوں
مُحمّد سے ہر بحر کی لہر ہے
مُحمّد ہے کونین کی زندگی!
مُحمّد محیطِ زمن بحر ہے
مُحمّد کے بندے پہ ہے فضلِ رب
مُحمّد کے مبغوض پر قہر ہے
نہیں فنِ شعری سے نقوی غرض
محبت ہی ہر نعت کی بحر ہے

محمّد ہیں محبوبِ ربِّ صمد
محمّد ہیں فضل و کرم کی سَنَد
محمّد کی رحمت ہے کونین پر
نہیں ہے محمّد کی بخشش کی حد
محمّد کو ہر دَور کی ہے خبر
نہیں ہے نبی کے لیے کوئی سد
محمّد پیمبر ہیں وہ بے مثیل
کسی کی نہیں جن کی جد جیسی جد
محمّد کی ہے معتبر گفتگو
ہے ہمت کسے کہ کرے دل سے رد
مرے ربِّ معبود کی سمت سے
محمّد پہ ہوں رحمتیں بے عدد
نہ ہوں سہل کیوں میری سب مشکلیں
میسّر ہے مجھ کو نبی کی مدد
رہے مجھ پہ محبوبِ حق کی نظر
ہوں میں دہر میں گرچہ ہر بد سے بد
ہے یہ ربِّ کعبہ سے میری طلب
نبی کی رہے قلبِ نقوی میں مد

محمّد نبی ہیں محمّد رسول
رسولوں کے سرور ہیں عقلِ عقول
محمّد کی منزل ہے قوسین تک
محمّد ہیں شمعِ طریقِ وصول
محمّد معلّم ہیں ہر دَور کے
محمّد سے ہے رونقِ ہر سکول
بتول و علی ہیں نبی کی مہک
نبی ہیں مگر گلشنِ حق کے پھول
محمّد تو ہیں میرے دل میں بسے
محمّد کو بھولوں یہ ہے تیری بھول
ہمیشہ رہے میرے مقسوم میں
علی کی محبّت، مدیحِ رسول
مری دونوں چشموں کی سُرمہ بنے
نجف کی، مدینے کی، مکّے کی دھول
وہی رحمتِ ربِّ کُل سے ہے دُور
محمّد سے ہے جس کے دل میں عدول
حسین و حسن کے تصدّق کریں
محمّد تری نعت نقوی قبول

محمد کی محبت مردِ مومن کی ضرورت ہے
محمد کی محبت، دین و ملت کی حقیقت ہے
محمد کی محبت، ربِ کعبہ کی محبت ہے
محمد کی محبت، موجبِ تحصیل جنت ہے
محمد کی محبت سے ہوئی توحید حق روشن
محمد کی محبت، کفر کی تحقیر و ذلت ہے
محمد کی محبت فرض ہے ہر فرض سے بڑھ کر
محمد کی محبت سے بشر کی قدر و قیمت ہے
محمد کی محبت سے ہوئی ہے نور کی خلقت،
محمد کی محبت مرکزِ نورِ بصیرت ہے
محمد کی محبت نے دلوں کو روشنی بخشی
محمد کی محبت سے گلوں کی زیب و زینت ہے
محمد کی محبت وصلِ حق کی شرط ہے نقوی
محمد کی محبت ہی کلیدِ گنجِ رحمت ہے

محمد ہیں رب کے رسولِ کبیر
محمد ہیں ملت کے خیرِ کثیر
محمد ہیں معبودِ کُل کے نبی
محمد ہیں مخلوق کے دستگیر
محمد ہیں نبیوں، رسولوں کے دل
محمد سے ہیں سب کے سب مستنیر
محمد ہیں دورِ نبوت کے گل
محمد حقیقت کے مہرِ منیر
محمد سرور و سکونِ نظر
محمد ہیں ہر دور میں دل پذیر
محمد محمد کہو ہر گھڑی
محمد ہیں کونین کے میر و پیر
محمد ہیں شمعِ یقین و عمل،
محمد ہیں نقوی بشیر و نذیر

ربِّ سلّم علیہ و عترتہ

○ محمد رفیق و محمد شفیق
محمد خلیق و لئیق و طلیق

○ محمد حسین و کریم و جمیل
محمد جلیل و عظیم و رشیق

○ محمد رؤف و محمد رحیم
محمد محبت کے کنز دقیق

✿ محمد حبیب و نجیب و طبیب
محمد ہیں رحمت کے بحرِ عمیق

○ محمد رشید و فرید و سعید
محمد وحید و کلیدِ طریق

○ محمد لطیف و نظیف و حنیف
محمد ہیں شمعِ رہ ہر فریق

○ محمد ہیں نقوی رسولِ مجید
محمد ہیں بحرِ عمل کے غریق

محمد نبی ہے محمد غنی ہے
محمد سخی ہے، محمد سنی ہے

محمد ہے تخلیقِ خلقت کی علت
محمد کے صدقے سے ہر شے بنی ہے

شریعت، طریقت، حقیقت محمد
محمد رہِ معرفت میں دھنی ہے

نجوم و مہ و مہر و لوح و قلم ہیں
محمد کی ہی سو بسو روشنی ہے

زمیں پر، فلک پر غرض ہر جگہ پر
محمد ولی ہے، محمد ہنی ہے

کئے جس نبی نے ہیں ٹکڑے قمر کے
وہی نورِ وحدت کی روشن کنی ہے

رسولِ مکرم کے فضل و کرم سے
یہ نقوی فقیرِ درِ پنج تنی ہے

محمد نبی ہیں، محمد کریم
محمد سخی ہیں، محمد عظیم
محمد نقی ہیں، محمد تقی
محمد رضی ہیں، محمد نعیم

محمد علی ہیں، محمد وَلی
محمد جلی ہیں، محمد سلیم
محمد ہیں سیّد، محمد صفی
محمد ہیں خلقت میں نُورِ قدیم

محمد ہیں محشر کے دن کے شفیع
محمد ہیں سب نعمتوں کے قسیم
محمد مُکرّم، محمد عزیز
محمد شفیق و محمد حکیم

محمد معظّم، محمد کبیر
محمد مُسلّم، محمد ندیم
محمد مبلّغ، محمد وجیہ
محمد متین و محمد نسیم

محمد بشیر و محمد نذیر
محمد مفضّل، محمد کلیم
محمد رسُول و محمد شہید
محمد مُعلّم، محمد علیم

محمد وکیل و محمد کفیل
محمد رؤف و محمد رحیم
محمد سمیع و محمد بصیر
محمد جلیل و محمد حلیم
محمد ہیں رحمت محمد ہیں غوث
محمد ہیں تقویٰ رہِ مُستقیم

سلّم علیہ ربّہ و عترتہ

محمّد شریعت کے محبوب ہیں
محمّد طریقت کے مطلوب ہیں

محمّد درِ معرفت کی کلید
محمّد حقیقت سے منسوب ہیں

محمّد ہیں تبلیغِ توحیدِ حق
محمّد محبّت کے یعقوب ہیں

محمّد زمین و فلک کے نبی
محمّد رسولوں کے مرغوب ہیں

محمّد ہیں سب خوبیوں میں بُلند
محمّد ہی ہر خوب سے خوب ہیں

رہے ہیں، رہیں گے، وہی بے نظیر
جو مہرِ نبوّت کے مکتوب ہیں

حقیقت یہی ہے کہ ہر دور میں
محمّد کے دُشمن ہی مغضوب ہیں

محمّد کے فوجی کِسی وقت بھی
نہ مغلوب ہیں، نہ ہی معتوب ہیں

نہیں خوف رکھتے کِسی سے کبھی
نہ ہرگز کِسی سے وہ مرعوب ہیں

نہیں ہیں وہ تعزیر کے مستحق
جو عشقِ محمّد میں مجذوب ہیں

محمّد ہیں تقویٰ نبوّت کے پھول
محمّد رہِ حق کے مندوب ہیں

محمّد سیّدِ جنّ و بشر ہیں
محمّد مرشدِ فکر و نظر ہیں
محمّد مظہرِ معبودِ برحق
محمّد معتمد ہیں معتبر ہیں
محمّد موجبِ تخلیقِ خلقت
محمّد کے لیے سب خشک و تر ہیں
محمّد رہبرِ دینِ مقدّس
محمّد مژدۂ فتح و ظفر ہیں
محمّد سرورِ ہر ملک و ملّت
محمّد رونقِ ہر بحر و بر ہیں

محمّد نورِ حق، مہرِ شریعت
محمّد ہی حقیقت کی خبر ہیں
محمّد روحِ جبریلِ مکرّم
محمّد مرسلوں سے پیشتر ہیں
محمّد غیرتِ شبیّر و شبّر
محمّد پیرِ صدّیق و عمر ہیں
محمّد منزلِ ہر مردِ مومن
محمّد جلوۂ ہر چشمِ سر ہیں
محمّد سے ہوئی ہر شے منوّر
محمّد محورِ شمس و قمر ہیں
محمّد کعبۂ مومن ہیں بیشک
محمّد مرکزِ علم و ہنر ہیں
محمّد ہیں ظہورِ حسنِ قدرت
محمّد وردِ ہر سنگ و شجر ہیں
محمّد ہیں سکونِ قلبِ مضطر
محمّد مرہمِ خستہ جگر ہیں
محمّد حلِّ ہر مشکل ہیں نقوی
محمّد ہی طلوعِ ہر سحر ہیں

محمّد نبی ہیں محمّد ولی ہیں
محمّد خفی ہیں محمّد جلی ہیں

محمّد ہیں توحیدِ حق کے مبلّغ
محمّد کے جنّ و بشر مقتدی ہیں

محمّد ہیں نبیوں رسولوں کے سرور
محمّد ہی ہر دور کی روشنی ہیں

محمّد سے روشن ہیں شمس و قمر بھی
محمّد ہی کونین کی سروری ہیں

محمّد ہیں ہر روز و شب کے وظیفہ
محمّد بلندی، محمّد علی ہیں

محمّد ہیں مطلوب و محبوبِ خلقت
محمّد ہی مقصودِ ربِّ غنی ہیں

محمّد ہیں فیضِ محبّت کے مخزن
محمّد رہِ معرفت میں جلی ہیں

محمّد نہ ہوتے تو خلقت نہ ہوتی
محمّد ہی مخلوق کی زندگی ہیں

محمّد محمّد محمّد محمّد
محمّد ہی نقوی کی ہر برتری ہیں

محمّد ہیں محبوب ربِّ مجید
محمّد ہیں سب خوبیوں میں وحید

محمّد ہیں کعبہ کے کعبہ مگر
نہیں ہیں وہ معبودِ حق کے ندید

محمّد ہیں مجموعۂ علمِ حق!
محمّد ہیں فکر و نظر کے سعید

محمّد ہیں توحیدِ حق کی دلیل
محمّد ہیں سب مرسلوں کی نوید

مُحمّد ہیں مخدومِ حور و مَلک
مُحمّد کے جنّ و بشر ہیں مُرید

مُحمّد کے بیٹے حُسین و حسن
مُحمّد کے مُنکر ہیں شمر و یزید

حقیقت میں خوش بخت و خوش دل ہے وہ
ہوئی جس بشر کو مُحمّد کی دید

نہیں سیر ہوتی طبیعت مری
ملے مجھ کو عشقِ مُحمّد مزید

رہوں محوِ حُسنِ مُحمّد میں یوں
نہ ہو دل میں فکرِ قریب و بعید

مُحمّد کے دیں پر مری موت ہو
یہی ہے دل و رُوحِ نقوی کی عید

مُحمّد مَصدرِ فضل و کرم ہے
مُحمّد مشعلِ دَیر و حرم ہے

مُحمّد صُورت و سیرت میں روشن
مُحمّد محترم ہے محتشم ہے

مُحمّد حُسن و خُوبی میں مکمّل
مُحمّد سرورِ عرب و عجم ہے

مُحمّد گوہرِ بحرِ نبوّت
مُحمّد محرمِ لوح و قلم ہے

مُحمّد مخزنِ رُشد و حکمت
مُحمّد حشر کے دن میں حَکَم ہے

مُحمّد منبعِ مہر و محبّت
مُحمّد ہی سے زندہ سب بھرم ہے

مُحمّد ہے رسُولوں میں مکرّم
مُحمّد عقل ہے، علم و علَم ہے

مُحمّد جُود و بخشش کی حقیقت
مُحمّد ہی مرے رب کی قسم ہے

مُحمّد ہے سُرورِ قلبِ مومن
مُحمّد نورِ حق ہے ذی حَشم ہے

مُحمّد عبدِ حق ہے سِرِّ وحدت
مُحمّد پہ نبوّت مختتم ہے

مُحمّد کی نظر ہے ہر بشر پر
مُحمّد مظہرِ نورِ قِدَم ہے

مُحمّد ہے رسُول و حیِّ سَرمد
مُحمّد کے بجز ہر شے عَدم ہے

مُحمّد سے ہوئی توحید روشن
مُحمّد سے شکستہ ہر صنم ہے

مُحمّد ہی مُحمّد ہے زمین میں
مُحمّد ذرّے ذرّے پر رقم ہے

مُحمّد کے لیے عرشِ مُعظّم
عرب کی سرزمیں سے دو قدم ہے

مُحمّد کی محبّت تیغ ہے وُہ
سرِ نفسِ زبوں جس سے قلم ہے

مُحمّد ہر گھڑی، ہر دم، ہمیشہ
مقدّس ہے حسیں ہے محترم ہے

مُحمّد کی نظر مجھ پر ہے ورنہ
مِری فِکرِ سُخن، ہر کم سے کم ہے

مُحمّد ہے سُکونِ قلبِ تقویٰ
مُحمّد سے ہی میرے دم میں دَم ہے
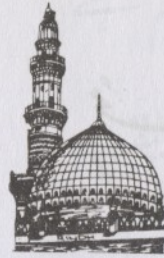
محمّد کے کرم کی حد نہیں ہے
محمّد کے سخن پر ردّ نہیں ہے

محمّد سیّدِ کونین جیسی
کسی مرسل کی شدّ و مد نہیں ہے

محمّد رحمتِ ہر دورِ ہستی
محمّد پر کسی کی زد نہیں ہے

محمّد دستگیرِ ملک و ملّت
محمّد کی کسی سے کد نہیں ہے

محمّد عظمتِ معبودِ برتر
محمّد سی کسی کی جد نہیں ہے

محبّت ہے مجھے تبلیغِ دیں سے
حصولِ سیم و زر مقصد نہیں ہے

میں تقویٰ کمتریں سے کمتریں ہوں
مری نظروں میں کوئی بد نہیں ہے

محمّد ہیں محبّت ہی محبّت،
محمّد ہیں فضیلت ہی فضیلت

محمّد نورِ فطرت، دستِ قدرت،
محمّد ہیں سرورِ قلبِ خلقت

محمّد محرمِ سرِّ مروّت
محمّد ہیں شہِ ہر ملک و ملّت

محمّد معدنِ ہر رشد و حکمت
محمّد ہیں وجودِ خیر و برکت

محمّد نجمِ قسمت حسنِ وحدت
محمّد ہیں درِ ہر بحرِ کثرت

محمّد غیرتِ ہر نفسِ طیّب
محمّد ہیں حبیبِ ربِّ عزّت

محمّد مصدرِ علمِ لدُنی
محمّد ہیں درِ تقسیمِ نعمت

محمّد مرکزِ عشقِ حقیقی
محمّد مستحقِّ نعت و مدحت
محمّد معرفت کی ہر تجلّی
محمّد ہیں شریعت کی طریقت
محمّد کی محبّت شرطِ مومن
محمّد کی ہے غیروں پر بھی شفقت
محمّد ہیں سکونِ بزمِ ہستی
محمّد سب رسولوں کی ہیں شوکت
محمّد سے عرب کی سرپرستی
محمّد سے عجم کی زیب و زینت
محمّد ہر حقیقت کی بلندی
محمّد ہر نبوّت کی حقیقت
محمّد ہیں شفیعِ روزِ محشر
محمّد رب کی ہیں رحمت ہی رحمت
محمّد ہی رسولِ دینِ حق ہیں
محمّد سے مٹی ہر رسمِ ظلمت
محمّد مخزنِ درسِ عمل ہیں
محمّد شہرِ علم و صدرِ رفعت

محمّد منبعِ فضل و کرم ہیں
محمّد مشعلِ مہر و مودّت
محمّد رونقِ ہر دو حرم ہیں
محمّد کی دلوں پر ہے حکومت
محمّد سیّدِ نوعِ بشر ہیں
محمّد ربِّ برتر کی ہیں قوّت
محمّد وردِ ربِّ خلق بھی ہیں
محمّد سے ہے نبیوں کو عقیدت
محمّد ہیں دلِ تقویٰ کی تسکیں
محمّد سے ملی ہے دیں کی دولت

ربہ و سلم علیہ عترتہ

مُحمّد حقیقت کے ہیں مُنتہی
محمّد کے ہیں سب نبی مقتدی

محمّد کی ہے فرش پر خسروی
محمّد ہوئے عرش پر مستوی

محمّد ہیں قلب و جگر کے قوی
محمّد ہیں فکر و نظر کے سخی

محمّد سے ہے دہر کی زندگی
محمّد ہیں شمعِ رہِ بندگی

محمّد سرورِ شب و روز ہیں
محمّد ہیں جنّ و بشر کے نبی

محمّد سکونِ زمین و فلک
محمّد ہیں کونین کی سروری

محمّد ہیں کنزِ محبت کے دُرّ
محمّد کی ہے ہر طرف روشنی

محمّد کے ہونے سے ہر چیز ہے
محمّد ہیں مقصودِ ربِّ غنی

محمّد محمّد وظیفہ رہے
بڑی خوش نصیبی ہے نقوی یہی

مُحمّد ہیں مسجودِ کُل کے حبیب
محمّد ہیں ہر رُوح و دِل کے طبیب

محمّد وکیل و جلیل و دلیل
محمّد کفیل و عقیل و رقیب

محمّد شفیق و رفیق و خلیق
محمّد شفیع و رفیع و نقیب

محمّد کریم و عظیم و حکیم
محمّد علیم و حلیم و نجیب

محمّد بشیر و نذیر و منیر
محمّد نصیر و بصیر و عجیب

محمّد رسول و حمول و سئول
محمّد حضور و سُرور و نصیب

محمّد ہیں نقوی حسین و متین
محمّد قرین و مکین و قریب

سلّم علیہ ربّہ و عترتہ

مُحمّد ہی مفہومِ لوح و قلم ہیں
مُحمّد ہی مخدومِ ہر دو حرم ہیں

مُحمّد ہیں نور و ظہورِ نبوّت
مُحمّد عرب ہیں مُحمّد عجم ہیں

مُحمّد ہیں شمعِ رہِ مُلک و مِلّت
مُحمّد حسَن ہیں مُحمّد علَم ہیں

مُحمّد گلِ گلشنِ، عشق و مستی
مُحمّد حقیقت میں بحرِ کرم ہیں

مُحمّد ہیں نقوی رسُولِ مُکرّم
مُحمّد ہی ہر دَور میں مُحترم ہیں

مُحمّد ہیں معبودِ کُل کے رسُول
ہیں عقل مُحمّد سے کمتر عقُول

مُحمّد کی مدحت گری کے بغیر
محبّت کے سب تذکرے ہیں فضول

مُحمّد کے ہے ذِکر سے ذِکرِ حق
ہے جنّت سے بہتر مدینے کی دُھول

ہوئے دہر میں ہیں بہت مُرسلیں
مگر سب کے مُرشد ہیں میرے رسُول

مُحمّد کے حسَنین دو پھُول ہیں
مُحمّد کی لختِ جگر ہیں بتول

مُحمّد کے فیض و کرم کے بغیر
نہیں ہے کسی کو، کبھی کچھ حصُول

محمدؐ نبی کے کسی قول میں
نہیں کچھ تشدّد، نہیں کچھ بھی طُول

محمدؐ نبی کو کسی وقت میں
نہ ہرگز کبھی بھول کر بھی تو نُزول

ہے جو بھی عدوِ رسولِ کریم
وُہی ہے جہول و فضول و کلول

وُہی لعنتی ہے، وہی دوزخی
محمدؐ سے ہو جس بشر کو عدُول

محمدؐ شہِ مرسلیں کے حضور
کیے پیش میں نے ہیں نعتوں کے پھول

بحقِ بتول و علی پیرِ کُل
ہوں محبوبِ حق کی نظر میں قبول

سبھی مرسلیں جس سے پڑھتے رہے
محمدؐ ہیں نقویؔ وہ حق کے سکول

محمدؐ ہیں مخدوم فرشِ زمیں
محمدؐ کی مسند ہے عرشِ بریں
محمدؐ محمدؐ محمدؐ کہو
محمدؐ ہیں سب خلق سے بہتریں
محمدؐ نہ ہو گر تو کچھ بھی نہ ہو
محمدؐ یہیں ہیں محمدؐ وہیں
محمدؐ ہی مقصود و مشہود ہیں
محمدؐ ہیں زیب و شہِ مرسلیں
محمدؐ ہیں مرسل محمدؐ رسول
محمدؐ متین و محمدؐ مکیں
محمدؐ نصیر و محمدؐ ولی
محمدؐ جمیل و محمدؐ حسیں
محمدؐ ہیں مکّی و مدنی مگر
وہ رہتے ہیں مومن کے دل کے قریں
کہو جوش میں پر رہو ہوش میں
محمدؐ ہیں محبوبِ رب، رب نہیں
محمدؐ محمدؐ پڑھو ہر گھڑی
رہو گے نہ نقویؔ کبھی خشمگیں

مُحمّد جلوۂ شمس و قمر ہے
مُحمّد مژدۂ جنّ و بشر ہے

مُحمّد ہی فصیحِ عصر ہے وہ
کہ جس کی گفتگو بھی مختصر ہے

مُحمّد خلق پہ رحمت ہی رحمت
مُحمّد کی طبیعت خوبتر ہے

مُحمّد مخزنِ علمِ حقیقت
مُحمّد کے لیے وحی و خبر ہے

مُحمّد مرکزِ فیضِ نبوّت
مُحمّد محتشم ہے مقتدر ہے

مُحمّد ہے مکینِ قلبِ مومن
مُحمّد رہبرِ فکر و نظر ہے

مُحمّد وردِ قلب و رُوح نقوی
مُحمّد ہی دلیلِ معتبر ہے

مُحمّد ہی محبوبِ حرمین ہیں
وہ مدّرِ علی ، جدِّ حسنین ہیں

مُحمّد ہیں منظور و منصورِ حق
مُحمّد ہی بے عیب و بے شین ہیں

مُحمّد ہیں ختم و شروعِ زمن
مُحمّد ہی ہر دَور کے بین ہیں

مُحمّد شعور و سُرور و کرم
مُحمّد ہی مخدومِ کونین ہیں

مُحمّد پہ ہے فضلِ حق دم بدم
مُحمّد ہی کونین کی زَین ہیں

مُحمّد حسَن ہیں ، محمّد حسَین
مُحمّد رہِ قربِ قوسین ہیں

محمّد ہیں رب کے لیے عبدہٗ
یہی ہیں حقیقت، یہی عین ہیں

محمّد مہِ شرق و غرب و جنوب
محمّد ہی تنویرِ ثقلین ہیں

محمّد ہیں سب ہمدموں کی طلب
محمّد ہی مقصودِ شیخین ہیں

محمّد کے بندے ہوئے سُرخرو
عدوِّ محمّد ہی بے چین ہیں

نہیں کچھ بھی نقویؔ میں خوبی مگر
سگِ درگہِ نسلِ حسنین ہیں

محمّد ہے مجموعۂ ہر صفت
محمّد ہے گنجینۂ معرفت

محمّد ہے نبیوں کے دل کی غرض
محمّد کی ہے ہر طرف سلطنت

محمّد ہے مخدوم و صدرِ رُسل
محمّد کی ہے خلق پر مرحمت

محمّد ہے محبوب و فخرِ رُسل
محمّد ہے معصومِ ہر معصیت

محمّد ہے نقویؔ رسولِ زمن
محمّد سی کس کی ہوئی منزلت

محمّد ہیں بحرِ علومِ شریعت
محمّد ہیں مسند نشینِ حقیقت

محمّد ہیں گنجینۂ ملک و ملّت
محمّد ہیں خورشید توحید و سُنّت

محمّد ہیں معبودِ برتر کی بخشش
محمّد ہیں نبیوں، رسولوں کی عظمت

محمّد ہیں کونین کی سربلندی
محمّد کی ہر شے ہے مرہونِ منّت

محمّد کی ملّت پہ نقوی مروں میں
محمّد کی ہو میرے دل میں محبّت

سلّم ربّہ علیہ وعترتہ

محمّد ہیں مقصودِ قلبِ زمن
محمّد سے ہے رونقِ ہر چمن

محمّد کی نورِ نظر ہیں بتول
محمّد کے بیٹے حسین و حسن

محمّد سے روشن زمین و فلک
محمّد ہیں ربِّ جلی کی کرن

محمّد ہیں مخلوق کی جستجو
محمّد ہیں جود و کرم کی بھرن

محمّد ہیں نقوی درِ فیضِ حق
محمّد ہیں جسم و دلِ پنجتن

محمد مؤخّر، محمد مقدّم
محمد مبلّغ، محمد مسلّم

محمد مذکّر، محمد مبشّر
محمد مصدّق، محمد محرّم

محمد مکمّل، محمد مدلّل
محمد مفصّل ہے نورِ مجسّم

محمد ممجّد، محمد مؤیّد
محمد مشرّف، محمد مکرّم

محمد ہیں محمود و مشہود و طیّب
محمد مدرّس، محمد معلّم

محمد ہیں معلوم و معصوم و مرسل
محمد ہیں برحق محمد ہیں مکرم

محمد ہیں بے عیب و بے غیب و بیشک
محمد ہیں محسن محمد ہیں منعم

محمد ہیں رحمت محمد ہیں برکت
محمد ہیں دولت محمد ہیں محکم

محمد ہیں عظمت محمد ہیں رفعت
محمد ہیں نعمت محمد ہیں مبرم

محمد ہیں سیّد، محمد ہیں جیّد
محمد مطہّر، محمد معظّم

محمد ہیں محبوب و مطلوبِ تقوی
محمد مقدّس، محمد مکلّم

سَلَّمَ عَلَیْہِ وَعِتْرَتِہٖ رَبُّہٗ

محمّد محرمِ سرِّ خفی ہیں
محمّد ہی جلیِّ ہر جلی ہیں

محمّد ہی وصیِّ ہر وصی ہیں
محمّد ہی رضیِّ ہر رضی ہیں

محمّد ہی تقیِّ ہر تقی ہیں
محمّد ہی نقیِّ ہر نقی ہیں

محمّد ہی قویِّ ہر قوی ہیں
محمّد ہی جریِّ ہر جری ہیں

محمّد ہی نجیِّ ہر نجی ہیں
محمّد ہی حفیِّ ہر حفی ہیں

محمّد ہی زکیِّ ہر زکی ہیں
محمّد ہی ذکیِّ ہر ذکی ہیں

محمّد ہی صفیِّ ہر صفی ہیں
محمّد ہی وفیِّ ہر وفی ہیں

محمّد ہی سنیِّ ہر سنی ہیں
محمّد ہی رسیِّ ہر رسی ہیں

محمّد ہیں حصولِ فکرِ نقویؔ
محمّد ہی علیِّ ہر علی ہیں

محمّد کے تم ہو محمّد کے ہم
محمّد کی برکت سے ہے دم میں دم

محمّد ہیں محبوبِ ربِّ فلک
محمّد ہیں مخدومِ عرب و عجم

محمّد کے صدقے سے کونین ہیں
محمّد ہوئے ربِّ کُل کی قسم

محمّد پہ ہر چیز ہے منکشف
محمّد کو ہے علمِ لوح و قلم

محمّد کی مدحت میں نقویؔ کہو
محمّد کو ہے عرشِ حق، دو قدم

محمّد کے صدقے سے ہے ہر وجود
محمّد کو ہے علم غیب و شہود
محمّد پہ ہر دم کروڑوں درود

محمّد ہیں معبودِ حق کی دلیل
محمّد ہیں مخدومِ بود و نبود
محمّد پہ ہر دم کروڑوں درود

محمّد زمین و فلک کے رسول
محمّد ہیں گنجینۂ نفع و سود
محمّد پہ ہر دم کروڑوں درود

محمّد ہیں دورِ طلب کے سُرور
محمّد ہیں سب کے لیے فیض و جود
محمّد پہ ہر دم کروڑوں درود

محمّد ہیں کونین کے دستگیر
محمّد ہیں مقصودِ ربِّ ودود
محمّد پہ ہر دم کروڑوں درود

محمّد ہیں کنزِ علوم و فنون
محمّد رہِ معرفت کے صعود
محمّد پہ ہر دم کروڑوں درود

محمّد بصورت، بسیرت حسیں
محمّد بدورِ نبوّت سُعُود
محمّد پہ ہر دم کروڑوں درود

محمّد ہیں جنّ و بشر کے نصیر
محمّد سے ہے مشکلوں کی کشود
محمّد پہ ہر دم کروڑوں درود

محمّد کی کرسی ہے عرشِ بریں
محمّد ہیں فرشِ زمیں کے عمود
محمّد پہ ہر دم کروڑوں درود

محمّد کو ہرگز نہ تم رب کہو
محمّد کی مدحت کے ہیں کچھ حدود
محمّد پہ ہر دم کروڑوں درود

محمّد کی عظمت کے ہیں مُنکریں
قلوبِ ہنود و یہود و حسُود
محمّد پہ ہر دم کروڑوں درود

محمّد ہی بے عیب و بے غیب ہیں
محمّد سے تقویٰ ہے رب کی نمود
محمّد پہ ہر دم کروڑوں درود

محمد کو ہیں نعت و مدح و درود
محمد ہیں محمودِ ربّ و حمود
محمد پہ ہوں رب کے بیحد درود

محمد ہیں مقصودِ ربِّ جلی
محمد کو ہے عرشِ حق پر قعود
محمد پہ ہوں رب کے بیحد درود

محمد بشر ہیں محمد بشیر
محمد کے دم سے عدم ہے وجود
محمد پہ ہوں رب کے بیحد درود

محمد تو ہیں عبدہٗ نورہٗ
نہ ہیں وہ وُدود و نہ غیرِ وُدود
محمد پہ ہوں رب کے بیحد درود

محمد کے رُتبے کی کچھ حد نہیں
محمد ہیں بیرونِ حَدِّ حُدود
محمد پہ ہوں رب کے بیحد درود

محمد کے ہیں یوں تو دشمن بہت
مگر بد سے بدتر ہے قومِ یہود
محمد پہ ہوں رب کے بیحد درود

بہت فرق ہندو میں مسلم میں ہے
ہیں مسلم تو ستھرے ہیں گندے ہنود
محمد پہ ہوں رب کے بیحد درود

نہیں رب کے بندوں کی گنتی مگر
محمد کے بندے ہیں حق کے عمود
محمد پہ ہوں رب کے بیحد درود

محمد محمد کہو دم بدم
محمد ہیں نقویٰ سعید و سعود
محمد پہ ہوں رب کے بیحد درود

ربہ و سلم علیہ عترتہ

محمد نبی ہیں محمد رسول
محمد سکون و سرورِ عقول
محمد پہ بھیجو درودوں کے پھول

محمد ہیں محبوب و مقصودِ حق
محمد رہِ معرفت کے سکول
محمد پہ بھیجو درودوں کے پھول

ہے کونین سے مرتبے میں فزوں
رسولِ معظم کے قدموں کی دھول
محمد پہ بھیجو درودوں کے پھول

محمد کے بیٹے حسین و حسن
محمد کی بیٹی ہیں حضرت بتول
محمد پہ بھیجو درودوں کے پھول

محمد کے فضل و کرم کے طفیل
یہ نقویؔ ہو ربِّ فلک کو قبول
محمد پہ بھیجو درودوں کے پھول

عشق و مستی کے سکندر حضرتِ صدیق ہیں
مرکزِ دینِ پیمبر حضرتِ صدیق ہیں

گوہرِ بحرِ حقیقت، منبعِ فیضِ نبی
مُلک و ملت میں منور حضرتِ صدیق ہیں

مصدرِ تبلیغ و دعوت، محورِ علم و عمل
فتح و نصرت کے مقدر حضرتِ صدیق ہیں

رہبرِ تنویرِ سنت، پیکرِ فضل و شرف
خیر و برکت کے سمندر حضرتِ صدیق ہیں

صورت و سیرت میں روشن ہیں شہِ ملکِ کرم
دہر کے نقویؔ سخنور حضرتِ صدیق ہیں

محمّد کے محبوب حضرت عُمر ہیں
محمّد سے منسوب حضرت عُمر ہیں

محمّد کے قلب و نظر کی ہیں ٹھنڈک
محمّد کے مطلوب حضرت عُمر ہیں

رگِ کفر و ظُلمت پہ نشتر ہیں لیکن
رہِ دیں کے مرغوب حضرت عُمر ہیں

کلیدِ درِ مخزنِ عشق و مستی
محمّد کے مندوب حضرت عُمر ہیں

عُمر سے ہے مرعوب ہر شخص لیکن
کسی سے نہ مرعوب حضرت عُمر ہیں

حقیقت یہی ہے یہی ہے حقیقت
بہت خوب سے خوب حضرت عُمر ہیں

مری عُمر، عُمرِ عُمر پر تصدّق
مرے دل پہ مکتوب حضرت عمر ہیں

محمّد کے ولی حضرت غنی ہیں
محبّت کے سخی حضرت غنی ہیں

رسولِ خیر کے سوئم خلیفہ
دلوں کی زندگی حضرت غنی ہیں

شریعت کے، طریقت کے سمندر
حقیقت کے دھنی حضرت غنی ہیں

ہیں صدّیق و عمر کے دل کی ٹھنڈک
علی کے مشتہی حضرت غنی ہیں

دلِ نقوی ہے جن کے دم سے روشن
وہ حق کی روشنی حضرت غنی ہیں

علی شہنشہِ نجف
چمک رہے ہیں ہر طرف

علی دلیلِ دینِ حق
علی رسول کے خلف

علی زمن، علی چمن
علی کرم، علی شرف

دُرِ عدن سے قیمتی
درِ علی پہ سر خزف

علی کی تیغ نے کئے
کئی صنم کدے تلف

علی حسیں، علی نگیں
علی ہیں زینتِ سلف

نبی کے دین کے لیے
علی رہے ہیں سر بکف

ولی ہیں بھیک لے رہے
درِ علی پہ صف بہ صف

علی ہیں مَن، علی ہیں تن
علی گہر، علی صدف

بہشت سے وہ دُور ہے
کریں علی جسے حذف

نبی کے وہ قریب ہے
علی سے جس کو ہے شغف

علی نبی کے شیر کے
رہے عدوِ دیں ہدف

حقیقتوں کے مغز ہیں
علی ولی کے سب خلف

نبی ہے سرمۂ نظر
مرے لیے گلِ نجف

علی زمین کی دمک
علی یقین کے فلک

چلی ہے روزِ عہد سے
علی کے نور کی جھلک

علی حقیقتوں کے حق
علی ہیں دین کی چمک

علی ہیں مشعلِ کرم
چمک رہے ہیں عرش تک

علی ہیں وہ شجرِ زمن
نہیں ہے جن میں ریب و شک

علی گلوں کی ہیں پھبن
علی کلی کی ہیں چٹک

نہیں ہیں وہ محمّدی
علی سے جن کو ہے کھٹک

ہوتے ہیں وہ جہنمی
گئے علی سے جو بھٹک

کہو علی، علی علی!!
مٹیں گے سب غم و کسک

علی خلیفۂ نبی
علی صحیفۂ جلی

علی حرم، علی عَلَم
علی وظیفۂ وَلی

علی ہیں عِلم کی مہک
علی چمن، علی کلی

علی ہیں عشق کی طلب
علی خفی، علی جلی

زہے کرم، کہ رُوحِ دیں
علی کے فیض سے پلی

علی ولی کے رُوبرو
کسی کی بھی نہیں چلی

علی وَلی کی دھوم ہے
نگر نگر، گلی گلی

جبینِ شوق، عشق نے
درِ علی پہ ہے مَلی

دل و نظر کی ہر کسک
علی کے وِرد سے ٹلی

سُخن وری، ملی مجھے
بہ فیضِ سیّدِ علی

کہو حضورِ قلب سے
علی علی علی علی

علی نفسِ نبی، شبیرِ جلی ہے
علی تسکینِ قلبِ ہر ولی ہے

علی عکسِ محمّد دستِ قدرت
علی ہر علم و حکمت میں علی ہے

علی فتحِ حُنین و بدر و خیبر
علی کے رُوبرو کِس کی چلی ہے

علی کی دہر میں ہر سُو ہے خوشبو
علی ہی گلشنِ حق کی کلی ہے

ہے جس پہ رشکِ فردوسِ بریں کو
علی کے شہر کی وہ ہر گلی ہے

نہیں مومن وہ جس کی رُوح و دل میں
علی کے تذکرے سے بے کلی ہے

مری یہ خوش نصیبی ہے جو میں نے
جبیں حیدر کے ے سے ملی ہے

علی خیرِ مجسّم کے تصدّق
مری مشکل کی ہر مشکل ٹلی ہے

زہے تقدیر و قسمت، رُوحِ نقوی
علی کے فیضِ نسبت سے پلی ہے

علی علی ہے علی علی ہے

علی علی ہے، علی علی ہے
نگر نگر ہے، گلی گلی ہے
علی نبی ہے، نبی علی ہے
علی خفی ہے، علی جلی ہے
علی پہ کرتے ہیں فخر مرسل
مگر کمینوں کو بیکلی ہے!
علی ہے دین نبی کی عظمت
علی ولی ہے، ولی علی ہے
کی ہے وہ عظیم ہستی!
کے قدموں میں ہر ولی ہے
علی ہے علم و عمل کی خوشبو
علی سے مہکی کلی کلی ہے
کرم میں برتر!
کسک ٹلی ہے
ہ بے حد کرم کہ میں
در پر جبیں ملی ہے
ہ نقوی
!

دین و ملّت کے سکندر ہیں علی
عِلم و حکمت کے سمندر ہیں علی

ربِّ کعبہ کے ولیِّ بے بدل
ہر منوّر سے منوّر ہیں علی

مخزنِ عشقِ حقیقی ، عینِ حق
رب کے حیدر، سب کے رہبر ہیں علی

مِثل جن کی دہر میں ممکن نہیں
وہ فقط نفسِ پیمبر ہیں علی

ہے یہ نقوی بندۂ پیرِ نجف
میرے مُرشد میرے دلبر ہیں علی

مہ سرور شہِ خیبر علی ہیں
نجف کے حیدر و صفدر علی ہیں

ہوئے شبّیر و شبّر جن کے بیٹے
بتولِ نور کے شوہر علی ہیں

نبی کے نفسِ طیّب ہیں وصی بھی
زمن کے سیّد و سرور علی ہیں

علی ہیں مومنوں کے پیر و مُرشد
محمّد کے لیے گوہر علی ہیں

یہ نقوی پنجتنی ہے، پنجتنی ہے
مرے رہبر، مرے دلبر علی ہیں

علی علی علی علی
علی علی علی علی
علی خفی علی جلی
علی ولی ولی علی

علی رسول کے وصی
علی ہیں فخرِ ہر نبی
علی ہیں ذکرِ ہر صدی
علی ستونِ روشنی

علی سے ہیں مہک رہے
چمن چمن کلی کلی
علی علی علی علی

علی حرم، علی علَم
علی سے سب کے دم میں دم
علی قلم، علی کرم
علی حسین و محترم

رہِ سلوک و سروری
ہے مولدِ علی حرم
وجودِ تختِ خسروی
علی نفیس و محتشم

علی ہیں شمعِ دینِ حق
ولی علی علی ولی
علی علی علی علی

علی شعورِ زندگی
علی ظہورِ بندگی
علی حضورِ دلبری
علی سرورِ سرمدی

علی ہیں وردِ ہر ولی
علی ہیں کوہِ برتری
علی سے کس کو ہو سکے
غرور و وہم ہمسری

علی کے عشق و ذکر میں
نگر نگر، گلی گلی
علی علی علی علی

علی ہیں حسنِ پنجتن
علی سکونِ شہر و بن
علی ہیں نکہتِ نبی
علی ہیں گل، علی چمن

علی ہیں مژدۂ ظفر
علی ہیں سرورِ زمن

علی ہیں پیرِ بے بدل
علی ہیں نور کی کرن

علی ہیں میرے روبرو
نہیں ہے دل کو بے کلی

علی علی علی علی

علی شکوہِ رزم ہیں
حقیقتوں کی بزم ہیں

علی ہی ملک و دین میں
عظیم و پختہ عزم ہیں

علی ہی حرب و ضرب میں
دلیر و شیر و جزم ہیں

علی درِ رسولِ حق
فضیلتوں کی نظم ہیں

کہیں گے ہم تو دم بدم
علی علی علی علی

علی علی علی علی

محمّد کی نورِ نظر ہیں بتول
محمّد کی لختِ جگر ہیں بتول

علی شیرِ حق کی حرم ہیں مگر
حسین و حسن کی نظر ہیں بتول

حرم کی حرم ہیں، کرم ہی کرم
محمّد نبی کی خبر ہیں بتول

فضیلت میں جن کی نہیں ہمسری
وہ سب عورتوں کی ظفر ہیں بتول

چلی جن سے نقوی ہے نسلِ نبی
وہ ہر فضل میں بیشتر ہیں بتول

بتول ہی بتول ہے
جو مشعلِ رسول ہے

وہ ہستیٔ بتول ہے
جو مفخرِ عقول ہے

ہے جس سے بُوتے ہر چمن
بتول ہی وہ پھول ہے

ہے رشک جس پہ خلد کو
وہ حجرۂ بتول ہے

ہو کِس کو وہم ہمسری
یہ تذکرہ فضول ہے

بتول ہی بتول ہے

بتول ہی عظیم ہے
بتول ہی کریم ہے

بتول دُخترِ نبی
ذہین ہے فہیم ہے

بتول شمعِ بندگی
سَلیم ہے فخیم ہے

بتول صَبر کی کلی
مہک میں جو قدیم ہے

بتول غیرتِ علی
تقدّسِ رسول ہے

بتول ہی بتول ہے

بتول بے نظیر ہے
رسُول کی مُشیر ہے

بتول زوجۂ علی
کبیر ہے، مُنیر ہے

بتول ہی وہ نور ہے
جو دہر میں شہیر ہے

بتول وہ کلیم ہے
جو عورتوں کی پِیر ہے

بتول ہے رسُول کی
رسُول سے بتول ہے

بتول ہی بتول ہے

بتول وہ سَبیل ہے
جو دہر کی فصیل ہے

بتول ہی رسُول کی
دلیلِ بے مثیل ہے

بتول مہرِ نور ہے
بتول بے عدیل ہے
بتول ہی عزیز ہے
جلیل ہے، جمیل ہے
بتول کے عروج سے
یزیدیت مُلول ہے
بتول ہی بتول ہے

بتول وہ بتول ہے
جو عزّتِ رسول ہے
پڑھے حسین جس سے ہیں
بتول وہ سکول ہے
نبی کے گھر کی معرفت
بتول سے حصول ہے
ہے بغض گر بتول سے
تو دین سے عدول ہے
بتول کی یہ منقبت
قبول ہی قبول ہے
بتول ہی بتول ہے

حسن ہے نورِ پنجتن
حسن ہے فخرِ ہر زمن
حسن درِ رسولِ حق
حسن وحیدِ شہر و بَن
حسن دلِ بتول ہے
حسن حسین و سیمتن
حسن ہے عشق کی طلب
حسن ہے رونقِ چمن
حسن ہے گُل، حسن ہے کُل
حسن ہے نور کی کرن
حسن ہے نورِ پنجتن

حسن شعورِ حیدری
حسن سرورِ دلبری
حسن بطونِ رہبری
حسن ظہورِ برتری
حسن ہے رنگ و روشنی
حسن سکونِ سرمدی
حسن ہے بختِ سروری
حسن فروغِ زندگی

حسن ہے روحِ بندگی
حسن ہے دہر کی پھبن
حسن ہے نورِ پنجتن

حسن ہے مشعلِ نبی
حسن ہے عشقِ ہر ولی
حسن ہے گنجِ معرفت
حسن علی کی روشنی

حسن ہے درسِ علمِ حق
حسن بتول کی کلی
حسن ہے صدرِ ملکِ دیں
حسن ہے عیب سے بری

حسن ہے حسینِ بہتری
حسن ہے دین کی لگن
حسن ہے نورِ پنجتن

حسن دُرِ بتول ہے
حسن دُرِ رسول ہے
حسن سے بُغض و دشمنی
رسول سے عدول ہے

حسن سے حُبّ و عشق میں
وُصول ہی وُصول ہے
حسن کے فضل سے حسد
فضول ہی فضول ہے

حسن زرِ قبول ہے
حسن ہے بُوئے نسترن
حسن ہے نورِ پنجتن

حسن ہے سیّدِ حرم
حسن ہے مخزنِ کرم
حسن ہے مرکزِ عمل
حسن بلندیٔ علم

حسن شہیدِ بے بدل
حسن سعیدِ محترم
حسن کلیدِ کنزِ حق
حسن ہے نقطۂ قلم
حسن ہے دِل کی جستجو
حسن فیوض کی بھرن
حسن ہے نورِ پنجتن

حضرتِ شبیرؔ ہیں حق کے ولی
منکشف ہیں جن پہ سب سِرِّ خفی
کعبۂ جنّ و بَشر نفسِ نبی
علمِ حق میں عشق میں ہیں مُنتہی
فخر ہے جن پر رسُولِ خلق کو
ربِّ کعبہ کے ہیں وہ شیرِ جلی
غور سے دیکھو تو ہے قتلِ حُسین
بے شبہ مرگِ یزیدِ لعنتی
دے کے سر مِلّت کو زندہ کر گئے
ہیں یزیدیّت کو تیغِ حیدری
کفو جن کی حشر تک ممکن نہیں
نسل ہے وہ شبرؔ و شبیرؔ کی
سیّدہ منسوب ہو سکتی نہیں
غیر سیّد سے ہو وہ، گرچہ ولی
جس طرح چوتھے صحیفے میں ہے حق
یُوں ہی حق چوتھے خلیفے ہیں علی
کیوں جہنّم سے نہ وہ محفوظ ہو
ہے جو نقوی بندۂ نسلِ نبی

حُسین ہی حُسین ہے
دلیلِ حُسن و زین ہے
رسُول ہی کے نور سے
رُخِ بشرِ حُسین ہے
حُسین کے وجود میں
نہ نقص ہے نہ شین ہے
حریمِ عرش و فرش میں
حُسین ہی حُسین ہے
حُسین دہر کے لیے
سُکونِ دَرد و چین ہے
حُسین ہی حُسین ہے
حُسین ہی حضور ہے
شعُور ہر شعُور ہے
رسُول سے وہ دور ہے
حُسین سے جو دُور ہے
نفوسِ قدس کے لئے
حُسین ہی سُرور ہے
حُسین حُسنِ معرفت
حُسین کنزِ نور ہے

رسولِ صدق کے لیے
حُسین نورِ عین ہے
حُسین ہی حُسین ہے

حُسین وہ کریم ہے
جو فضل میں عظیم ہے
حُسین خلق کے لیے
رؤف ہے رحیم ہے
حُسین خویش و غیر کو
طریقِ مُستقیم ہے
حُسین میرے قلب میں
مکین ہے، مقیم ہے
حُسین ہی حُسین تو
علی نبی کے بَین ہے
حُسین ہی حُسین ہے

حُسین وہ کفیل ہے
جو دین کی فصیل ہے
حُسین ہی جلیل ہے
حُسین ہی جمیل ہے

حُسین بے مثیل ہے
عقیل ہے شکیل ہے
حُسین بے نظیر ہے
وکیل ہے، دلیل ہے
حُسین دین کے لیے
حقیقتوں کی عَین ہے
حُسین ہی حُسین ہے

حُسین وہ شہید ہے
جو خلق میں وحید ہے
حُسین ہی فرید ہے
حمید ہے، مجید ہے
حُسین وہ سعید ہے
جو دین کی کلید ہے
حُسین ہی رشید ہے
رسُول کی نوید ہے
جو دُشمنِ حُسین ہے
وہی تو عَین غیَن ہے
حُسین ہی حُسین ہے

رہو لوگو محمّد کی لگن میں
محبّت ہی محبت ہو بدن میں

محمّد ہے رسولِ ربِّ کعبہ
محمّد کی ہے خوشبو ہر زمن میں

خوشی سے یوں چلو، سوئے مدینہ
نہ فکرِ غیر ہو دل کے چمن میں

بچو عورت سے، دولت کی ہوس سے
رہو بے خوف ہو کر شہر و بَن میں

عبث ہیں شیعہ و سُنّی کے جھگڑے
محمّد کے رہو دینِ حسن میں

کرو ہر شخص سے مہر و محبّت
پڑو ہر گز نہ نفرت کی جلن میں

حسد سے بغض سے کینے سے ہٹ کر
خوش و خرّم رہو، بس تم وطن میں

ملو یوں ہر بشر کو صدقِ دل سے
نہ غیریت رہے تن میں نہ من میں

رہو بس متحد ہو کر ہمیشہ
نہ ہو تفریق کی لعنت چلن میں

بچو فتنہ گری سے عمر بھر تم
مرو دینِ محمّد کی لگن میں

یہی مقصد، یہی میری طلب ہے
مروں تقویٰ میں عشقِ پنجتن میں

محمدؐ سے لوگو محبت کرو
محمدؐ کی سُنّت پہ ہر دم چلو

رہو محوِ حُسنِ محمدؐ مگر
کسی غیر کو دل میں رہنے نہ دو

علوم و فنوں لے کے جبریل سے
محمدؐ کی پھر نعت و مدحت کہو

خوشی کے، غمی کے شب و روز میں
محمدؐ کی ملّت سے غفلت نہ ہو

رُسوم قبیحہ سے منہ موڑ کر
عُلومِ محمدؐ کی ضَو میں بسو

رہِ مُلک و ملّت کے ہر موڑ پر
محمدؐ کے ہی تذکرے میں رہو

محبّت کی خوشبو کی تقسیم میں
درُودوں کے پھولوں کو جھولی میں لو

کِسی چیز کے لین میں دین میں
کبھی بخل میں تم نہ ہرگز پڑو

دلِ مردِ مومن، نہ توڑو کبھی
غریبوں یتیموں کے محسن بنو

کِسی بدعمل سے، کسی نیک سے
نہ ہرگز کبھی بھول کر تم لڑو

نہ چُغلی نہ رِشوت نہ ظلم و ستم
نہ تم جھوٹ بولو، نہ فتنہ کرو

جیئو خدمتِ ملک و دیں کے لیے
نبی کی محبّت میں تقویٰ مرو

[illegible]

چلو لوگو محمّد کے مدینے
مدینے میں ہیں رحمت کے خزینے

جسے ہو شوق دیدِ ربِّ کعبہ
وہ سوزِ عشق سے پہنچے مدینے

نبی کے شہرِ طیبہ سے ملیں گے
رہِ توحید و سُنّت کے نگینے

وہی مسعود ہیں شہرِ نبی میں
جو گزریں روز و شب ہفتے مہینے

وہی نعتِ نبی کہتے ہیں بیشک
محبّت سے ہیں روشن جن کے سینے

لبوں پر ذکر ہو، دِل میں تصوّر
یہی ہیں عشق و مستی کے قرینے

ترے نقوی پہ تیری رحمتیں ہوں
غرض رکھی ہے بس یہ میرے جی نے

مُحمّد کی لوگوں میں تعلیم ہو
دلوں میں مُحمّد کی تعظیم ہو

ہمیشہ رہے متّحد قوم سب
نہ دیں کی نہ مِلّت کی تقسیم ہو

ہمیشہ رہے دِین کی برتری
کِسی حکمِ دِیں میں نہ ترمیم ہو

نہ ہو بزم سے کوئی بھی منفصل
مُحمّد کے گلشن کی تنظیم ہو

لبوں پر رہے ذکرِ ربّ ہر گھڑی
مُحمّد پہ ہر وقت تسلیم ہو

نہ رشوت نہ فیشن کی لعنت رہے
کِسی میں نہ حرصِ زر و سیم ہو

مِٹے بدعت و رسمِ بے پردگی
گھروں میں مُحمّد کی تعلیم ہو

مُحمّد رہیں سب کے پیشِ نظر
دلوں میں محبّت ہو، تکریم ہو

دل و رُوح نقوی پہ ہر روز و شب
فیوضِ مُحمّد کی تقسیم ہو

محبّت ہے یہی ربِّ جلی کی
کرو تم پیروی دینِ نبی کی

محبّت ہی محبّت دل میں رکھو
محمّد کی، علی کی، ہر ولی کی

بہت ہی خوش نصیبی ہے جو تم کو
ملے توفیق رب کی بندگی کی

رہو تم روز و شب تبلیغِ دیں میں
یہی ہے حسن و خوبی زندگی کی

نہیں ہے دین میں فرقہ پرستی
ہے بدگوئی بھی صورت بےدلی کی

رہِ توحید و سنّت کے محبّو!
کمر توڑو نبی کے دشمنوں کی

نہیں ہے ملک و ملّت کی یہ خدمت
کرو گر گفتگو فتنہ گری کی

یہی بس زندگی کی زندگی ہے
کرو ہرگز نہ تم غیبت کسی کی

بچو فیشن کی لعنت سے ہمیشہ
نصیحت ہے یہی ہر متّقی کی

نہیں ہے سر پہ عورت کے دوپٹّہ
کوئی حد بھی تو ہو بے پردگی کی؟

پڑے جب عقل پہ غفلت کے پردے
تو عورت بن گئی جڑ گمرہی کی

کروں کیوں نعت گوئی میں تعلّی
ضرورت ہے مجھے تو کمتری کی

حقیقت میں نبی کی نعت گوئی
ہے صورت بہتری کی، برتری کی

یہ فیضِ عشق ہے نقوی کہ تو نے
عجب دستور سے مدحت گری کی

محمّد ہیں محبوبِ ربِّ غفور
محمّد ہیں مومن کے دل کے سُرور

محمّد کے صدقے سے ہر شے بنی
محمّد سے ہے سب یہ نور و ظہور

محمّد محمّد محمّد کہو
محمّد نہیں ہیں کسی سے بھی دُور

محمّد سے لو درسِ توحیدِ حق
کروگے بہت جلد پُل سے عبور

محمّد کے رستے پہ چلتے رہو
محمّد کے رب سے مِلو گے ضرور

چلو تم مدینے، چلو ہوش سے
مدینے میں تو ہر قدم پر ہے طُور

رہو محوِ حُسنِ محمّد مگر
نہ ہو غیر کی دل میں فکر و شعُور

محمّد پہ بھیجو دُرُودوں کے پھُول
بہت جلد پہنچو گے رب کے حضور

مِلو ہر بشر کو بہت شوق سے
کرو دُور عقل و خِرد کے فتور

نہ رکھّو کسی سے بھی بُغض و حسد
دلوں میں بہت جلد دیکھو گے نُور

کبھی بھول کر بھی نہ چھوڑو وطن
مقدّر کی روزی ملے گی ضرور

کہ ہر روز مِلتی ہے روزی مگر
غم و فکر سے رکھو دل کو ظہور

ہے دو روٹیوں کی ضرورت تمہیں
تو کیوں بھر رہے ہو ہَوَس کے تنور

نہ سمجھو کسی کو ذلیل و حقیر
نہ پھٹکو کبھی نزدِ کبر و غرُور

نہ ہرگز کسی کو، کبھی بد کہو!
نہ دیکھو کبھی دُوسروں میں قصور

کرو دشمنوں سے بھی حُسنِ سلوک
نہ ہو بھول کر بھی کسی سے نفور

محمّد کی تقویٰ کرو پیروی
یہی ہے محبّت، یہی ہے شعُور

کرو لوگو محمدؐ سے محبت
یہی ہے ربِّ کعبہ کی مشیت
بچو فرقوں کے جھگڑوں سے ہمیشہ
کرو ہر دم نبی کے دیں کی خدمت
رسولِ نور کے دینِ مبیں میں
نہیں فرقہ پرستی کی ضرورت
جسے کہتے ہیں سب فرقہ پرستی
وہ ہے غیروں کی تحقیر و مذمت
ہے فِرقہ فرق سے لیکن دلوں میں
نہ ہو ہرگز کسی کی بھی کدورت
نہ چھیڑو دوسروں کے مذہبوں کو
نہ رکھو تم کسی سے بغض و نفرت
کرو ہرگز نہ تم تکفیرِ مومن
وگرنہ خود بنو گے کفر و ظلمت
یہی ہے زندگی کی خوش نصیبی
نہ ہو سرزد کسی کی تم سے غیبت
مریدِ عشق و مستی ہوں میں نقویؔ
کروں کیوں کر کسی سے بحث و حجت

محمدؐ کی لوگو کرو پیروی
یہی زندگی ہے، یہی بندگی
مبلّغ بنو دینِ محبوب کے
تمہی کو ہے سونپی گئی رہبری
ہمیشہ بچو مذہبی بحث سے
کرو خدمتِ مُلک و دینِ نبی
نہ چھیڑو کسی مکتبِ فکر کو
نہ چھوڑو محمدؐ کے دیں کو کبھی
رہو دور مومن کی تکفیر سے
کرو بھول کر بھی نہ فتنہ گری
محمدؐ کی رحمت ہے سب کے لیے
کرو سب سے رب کے لیے دوستی
یہ نقویؔ ہے سب خلق سے کمتریں
سخنور، نہ صوفی، نہ ہے مولوی

محمّد کی ہر وقت مدحت کرو
محمّد کے دیں سے محبّت کرو

کرو دشمنوں پر بھی رحم و کرم
کبھی دوستوں سے نہ نفرت کرو

مریضوں کی خدمت کرو روز و شب
غریبوں، یتیموں پہ شفقت کرو

بزرگوں کی عزّت کرو دوستو!
تہہِ دل سے بچّوں پہ رحمت کرو

کرو بیویوں سے بھی حُسنِ سُلوک
بہو، بیٹیوں پر نہ شِدّت کرو

حلیفوں، حریفوں، ضعیفوں سے تم
ضرورت سے بڑھ کر مُروّت کرو

ہے تقویٰ کی تم کو نصیحت یہی
نہ عورت، نہ دولت کی رغبت کرو

سَلَّمَ رَبُّهُ عَلَيْهِ وَعِتْرَتِهِ

کِسی سے بھی نفرت کبھی مَت کرو
محبّت کے موتی دلوں میں جڑو

رہِ حق کی تم پیروی کے لیے
حدیثِ محمّد کو پڑھتے رہو

شریعت سے ہٹ کر نہ رکھو قدم
رہِ گمرہی کی طرف مَت بڑھو

تمہیں گر ضرورت ہے فِردوس کی
محمّد محمّد ہمیشہ کہو

نہ ہرگز پیو تم کبھی چرس و بھنگ
بچو خمر سے ہیروئن سے بچو

نشوں سے رہو دُور، فلموں سے بھی
کِسی کھیل میں تم نہ ہرگز پڑو

شب و روز کرتے رہو ذِکرِ حق
کِسی وقت بھی تم نہ غفلت کرو

ہے چند روز کی دُنیوی زندگی
عمل نیک کرلو مِرے دوستو

رہوں شہرِ مکّہ میں تقویٰ مگر
مِری مَوت شہرِ مدینہ میں ہو

قطعے

محمد ہیں مقصودِ ربِّ فلک
محمد کی کونین میں ہے چمک
محمد محمد محمد کہو
رہے گی نہ ہرگز کبھی کچھ کسک

محمد ہیں چودہ طبق کے سکوں
محمد ہیں جود و کرم کے ستوں
محمد معلّم ہیں مخلوق کے
محمد ہیں شہرِ علوم و فنوں

محمد ہیں مخلوق کے شہنشہ
محمد سے روشن ہوئے مہر و مہ
محمد ہیں دورِ نبوت کے دل
محمد ہیں ربِّ معظّم کی رہ

محمد ہیں علم و عمل کے علَم
محمد سے مٹتے ہیں سب رنج و غم
محمد رسولوں کے مخدوم ہیں
محمد حرم ہیں محمد کرم

محمد ہیں تسکینِ قلبِ زمن
مہکتے محمد سے ہیں سب چمن
محمد زمین و فلک کی دمک
محمد ہیں جدِ حسین و حسن

محمد ہیں ربِّ زمن کے مرید
محمد ہیں سب مرسلوں کی نوید
محمد کی مظہر بتول و علی
محمد کے منکر ہیں شمر و یزید

محمد ہیں سب خلق سے پیشتر
محمد ہیں کونین میں معتبر
محمد نبی کے خلیفے بنے
علی و غنی و عتیق و عمر

محمد ہیں ملت کے درِ ثمیں
محمد ہیں ہر زندگی کے قریں
لبوں پر محمد کے لفظِ نہیں
کسی کے لیے بھی نہیں ہے کہیں

محمد بشر ہیں محمد شرف
محمد ہیں نور و سرور و سلف
محمد ہیں قندیل توحید کی
محمد کی ہے روشنی ہر طرف

محمد نبی ہیں محمد سخی
محمد قوی ہیں محمد علی
محمد ہیں دینِ متیں کی خبر
محمد سے ہے ہر مصیبت ٹلی

محمد عجم ہیں محمد عرب
محمد ہی کونین کے ہیں سبب
ہے بیشک حقیقت یہی دین کی
محمد کے قبضے میں ہے خلق سب

محمّد ہی نبیوں کے محبوب ہیں — محمّد ہی ملّت کے مندوب ہیں
محمّد ہی کونین کے ہیں نبی — محمّد ہی ہر خوب سے خوب ہیں

محمّد ہی توحید کے معتز ہیں — محمّد ہی کونین کے کنز ہیں
محمّد ہیں مومن کے دِل کے مکیں — محمّد ہی تعبیرِ ہر رمز ہیں

محمّد شریف و محمّد حنیف — محمّد لطیف و محمّد نظیف
محمّد خفی ہیں محمّد جلی — محمّد ہیں سب مُرسلوں کے حلیف

محمّد شفیق و محمّد خلیق — محمّد رفیق و محمّد رشیق
محمّد ہیں ربِّ حرم کے طریق — محمّد ہیں ملّت کے بحرِ عمیق

محمّد جمیل و محمّد حسیں — محمّد متین و محمّد مکیں
محمّد کی مسند ہے عرشِ بریں — محمّد ہیں ربِّ مبیں کے نگیں

محمّد رحیم و محمّد کریم — محمّد علیم و محمّد عظیم
محمّد کلیم و محمّد قسیم — محمّد ہیں نورِ ظہورِ قدیم

سلام علیہ وعترتہ

محمّد ہیں ہر دورِ رحمت کے شہ — محمّد سے روشن ہوئے مہر و مہ
محمّد ہیں ملّت کے گلشن مگر — محمّد ہیں مسجودِ ہر حق کی رہ

محمّد ہیں محبوبِ ربِّ زمن — چمکتے محمّد سے ہیں شہر و بن
محمّد ہیں توحیدِ حق کی کرن — محمّد ہیں ہر دور کے بُت شکن

محمّد نبوّت کی تکمیل ہیں — محمّد ہی مخدومِ جبریل ہیں
مرے ربّ ہیں خود میرِ مجلس مگر — محمّد ہی محفل کی قندیل ہیں

محمّد مودّت کی تفسیر ہیں — محمّد فتوّت کی تنویر ہیں
جو سچ پوچھو تقوٰی محمّد نبی — مرے ربِّ برحق کی تصویر ہیں

محمّد کے سب قول محمود ہیں — محمّد کے سب فعل مسعود ہیں
محمّد ہیں سب خلق کے دستگیر — محمّد مرے رب کے مودود ہیں

محمّد حرم ہیں محمّد کرم — محمّد ہیں دینِ حسن کے علم
محمّد محمّد کہو ہر گھڑی — مٹیں گے محمّد سے سب رنج و غم

سلام علیہ وعترتہ

محمد رسول و بتول و علی — حسین و حسن دینِ حق کے ولی
یہ محبوبِ حق ہیں یہ مقصودِ کُل — یہ ہیں محرمِ ہر خفی و جلی

یہی دین و ملت کی تحقیق ہے — محمد ہی خورشیدِ تخلیق ہے
حقیقت میں تقویٰ محمد نبی — مرے ربِ برتر کی تصدیق ہے

محمد مروت کی تکریم ہیں — محمد محبت کی تقسیم ہیں
محمد ہیں رحمت کے مخزن مگر — وہی گلشنِ حق کی تنظیم ہیں

محمد شہِ ملکِ توحید ہیں — محمد نبوت کے خورشید ہیں
محمد حقیقت کے رہبر مگر — محمد محبت کی تمہید ہیں

محمد ہیں محبوب و مطلوبِ حق — محمد سے ہے کفر کے دل میں شق
محمد ہی مشعل ہیں توحید کی — محمد سے روشن ہیں چودہ طبق

محمد نبی ہیں محمد ولی — محمد سخی ہیں محمد علی
محمد نقی ہیں محمد تقی — محمد خفی ہیں محمد جلی

سلام علیہ و عترتہ

حقیقت ہے یہ کہ بعدِ نبی[۱] — نہ سُنی کہیں تھے نہ شیعہ کبھی
شب و روز کرتے تھے مسلم سبھی — محمد کے ہی دین کی پیروی

محمد شریعت کی تعمیل ہیں — محمد طریقت کی تفصیل ہیں
محمد رہِ معرفت کی فصیل — محمد حقیقت کی تکمیل ہیں

محمد رہِ حق کی تحسین ہیں — محمد محبت کی تلقین ہیں
بنے دینِ حق کے شہنشہ وہی — محمد کے در کے جو مسکین ہیں

محمد ہی محبوبِ معبود ہیں — وہی ذرے ذرے میں مشہود ہیں
زمین و فلک عرش و لوح و قلم — غرض ہر جگہ پر وہ موجود ہیں

محمد ہیں کونین کی زندگی — محمد ہیں شمعِ رہِ بندگی
محمد کے صدقے سے ہر دور میں — مٹی کفر و بدعت کی ہر تیرگی

---

[۱] حضرت قائدِ اعظم مرحوم سے میرٹھ کے جلسے میں ایک شخص نے پوچھا، آپ شیعہ ہیں یا سُنی؟ قائدِ اعظم نے کہا، پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شیعہ تھے یا سُنی؟ وہ شخص خاموش ہوگیا، تو قائدِ اعظم نے فرمایا: بھئی میں تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیروکار ہوں۔

محمدؐ رسول و وحیدِ رُسُل
محمدؐ قبول و حمیدِ سُبُل
محمدؐ ہیں منصور و منظورِ حق
محمدؐ ہیں معلوم و مشہودِ کُل

محمدؐ کو ہے علم لوح و قلم
محمدؐ ہیں موجود ہر دو حرم
محمدؐ ہیں مفہوم نور و بشر
محمدؐ ہیں سب کے لیے محترم

محمدؐ سے جس کو محبّت نہیں
وہ ملحد ہے مردود ہے، بدترین
محمدؐ نبی سے جسے عشق ہے
وہ مومن ہے مقبولِ ربِّ مبیں

محمدؐ نصیر و محمدؐ شفیع
محمدؐ کبیر و محمدؐ رفیع
محمدؐ بصیر و محمدؐ سمیع
ہے عصرِ محمدؐ وسیع سے وسیع

محمدؐ ہیں محبوبِ ربّ، ربّ نہیں
نہیں ہے نظیرِ محمدؐ کہیں
محمدؐ ہیں ہر دور کے دستگیر
محمدؐ یہیں ہیں محمدؐ وہیں

محمدؐ پہ ہر منزلت ختم ہے
محمدؐ کے ہر عزم میں جزم ہے
محمدؐ کے صدقے سے تقویٰ کہو
محبّت سے بھرپور ہر نظم ہے

سَلَّمَ رَبُّہٗ عَلَیہِ وَعِترَتِہٖ

وحدتِ ملّت

حقیقت ہے یہ کہ محمدؐ نبی
نہ سُنّی تھے ہرگز نہ شیعہ کبھی
محمدؐ نبی کی کرو پیروی
مرے دوستو صدقِ دل سے سبھی

محمدؐ شہِ نیست و ہست ہیں
محمدؐ کے دَر پر سبھی پست ہیں
یہ شیعہ یہ سُنّی علی کے طفیل
محمدؐ کی مِلّت کے دو دست ہیں

یہی مُلک و مِلّت کی ہے روشنی
نہ ہو شیعہ سُنّی میں کچھ دُشمنی
محمدؐ کے صدقے سے ہوں متّحد
علی کی محبّت میں سب پنجتنی

کرو خدمتِ مُلک و مِلّت فقط
ہیں شیعہ و سُنّی کے جھگڑے غلط
محبّت کے رستے سے منہ موڑ کر
نہیں خوب فتنہ گری کے نمط

بچو بغض و نفرت کی تقریر سے
رُکو فتنہ و شر کی تحریر سے
محبّت کرو غیر سے بھی مگر
ہٹو رسمِ تشنیع و تکفیر سے

محمد سے مہر و محبت کرو — رہِ حق کی برگشتگی سے ڈرو
یہی زندگی کی ہے خوش قسمتی — محمد کے دینِ حسن پر مرو

محبت کرو خویش سے، غیر سے — بچو شر سے ہر دم، رہو خیر سے
یہی ربِّ کعبہ کی ہے معرفت — ہمیشہ منزّہ رہو بَیر سے

ہے چند روز کی دُنیوی زندگی — کرو ربِّ کونین کی بندگی
مرے رب، سرِ روزِ محشر نہ ہو — کسی قلبِ مومن کو شرمندگی

محمد شہِ خلق، محبوبِ رب — وہی ہیں حصولِ کرم کے سبب
محمد ہیں نقوی سُرور و سکوں — محمد ہیں قلب و نظر کی طلب

محمد ہیں ہر چیز میں جلوہ گر — نہیں ہے زمین و فلک میں دگر
محمد ہیں محبوب و مخدومِ کل — محمد سے روشن ہیں قلب و نظر

محمد کی ہر سمت ہیں رحمتیں — محمد پہ ہیں ختم سب رفعتیں
حقیقت ہے یہ کہ ہمہ خلق کو — محمد سے ملتی ہیں سب نعمتیں

محمد ہیں محبوبِ ربِ جلی — محمد شہِ ہر نبی و ولی
محمد گلِ گلشنِ دینِ حق — محمد ہیں گلشن محمد کلی

محمد ہی معبود کے نور ہیں — محمد صحیفوں میں مسطور ہیں
محمد محبّوں سے کب دور ہیں — رہِ عشق میں مشعلِ طور ہیں

محمد بصورت، بسیرت قمر — محمد بخلوت، بجلوت گہر
محمد شریعت، طریقت کے دِل — حقیقت میں ہیں معرفت کے نگر

لبوں پر محمد کی ہے گفتگو — محمد کی ہے قلب کو جستجو
مرے رب، یہ نقوی مرے جس گھڑی — محمد کی صورت رہے روبرو

تقریظ بلا الف

حضرت علامہ صائم چشتی صاحب، فیصل آباد

مثلِ رب، مثلِ محمّد، مثلِ حیدر کون ہے
عترتِ محبوبِ حق سے شخص بہتر کون ہے

کون ہے مضمون خود جس کے قلم کو چوم لیں
میرے نقوی پیر سے بڑھ کر سخن ور کون ہے

علمِ نقوی شہرِ علم و فضل سے منسوب ہے
شعرِ نقوی خوب ہے ہر خوب تر سے خوب ہے

صنف کوئی شعر کی ہو، ہو کوئی صنعت گری
شرط کیسی بھی ہو، نقوی پیر کو مرغوب ہے

خود بھی ہے حسنِ محمّد کی تجلّی کی کرن
ہے جبھی ہر شعر میں حسنِ محمّد کی پھبن

لفظ سب موتی ہیں ہیرے ہیں گہر ہیں پھول ہیں
پورے شعروں میں درخشندہ ہے فیضِ پنجتن

صنعتِ شعر و سخن ہے پیر نقوی کے لیے
کوہِ نورِ علم و فن ہے پیرِ نقوی کے لیے

کیوں نہ نقوی پیر کے شعروں میں ہو کیف و سرور
لطف و فضلِ پنجتن ہے پیرِ نقوی کے لیے

بے شبہ حسنِ محمّد نقص سے بے عیب ہے
نہ کہیں غلطی ہے کوئی نہ کہیں پر ریب ہے

کس طرح تعریف صائم کر سکے تصنیف کی
جبکہ ہر ہر شعر رنگ و نورِ کشفِ غیب ہے

رفیع الدرجات شاعر — بلند پایہ شاعری

پروفیسر شبّیر احمد قادری

حضرت سیّد محمّد امین علی نقوی ہمہ دان شخصیت اور قادر الکلام شاعر ہیں "مُحمّد ہی مُحمّد" (غیر منقوط اُردو مجموعہ) اور "مُحمّد رسول اللہ" (غیر منقوط عربی مجموعہ) جہاں ان کے علم و تفضّل کے بحرِ ذخّار کی طرف اشارہ کرتے ہیں، وہاں اُن سے دامنِ شعر و ادب بھی مالا مال ہوتا نظر آتا ہے۔ غیر منقوط نعتیں پہلے بھی لکھی گئیں، مگر معدودے چند۔ اِدھر اُدھر بکھری ہوئی۔ نعتوں کا مکمّل مجموعہ شائع کرنا سیّد محمد امین علی نقوی ہی کا مقدر ٹھہرا۔ نقوی صاحب کا کلام بلاغت نظام اتنا رفیع الدّرجات اور بلند پایہ اور پُر تاثیر ہے کہ بے اختیار داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ پڑھتے جائیے رُوحانی غذا اور ادبی ذوق کی تسکین بیک وقت پڑھنے والے کے حِصّے میں آئے گی، ورنہ ایسی صنفِ سخن عام طور پر بے کیف اور پھیکی ہو کر رہ جاتی ہے جس میں لکھنے والے نے اپنے اوپر از خود کوئی پابندی لگا لی ہو۔ غیر منقوط نثر لکھنا کارے دارد ہے، چہ جائیکہ شاعری، بغیر نقطے والے حروف کے استعمال سے کی جائے، مگر جناب امین علی نقوی نے یہ مشکل کام برسوں پہلے کر دکھایا اور سچّی بات ہے کہ اپنے کام سے کمال درجہ کا انصاف بھی کیا ———— غیر منقوط میدانِ شعر میں اپنی عظمت و بڑائی اور انفرادیت کے جھنڈے گاڑنے کے بعد اب ایک اور رنگِ انفراد لیے جلوہ گر ہوئے ہیں یعنی بغیر حرفِ الف استعمال کیے شعر کہنا . . . . میری طرح بہت سوں نے کوشش کی ہو گی کہ غیر منقوط گفتگو کی جائے یا پھر تحریر میں کوئی ایسا کمال دکھائیں جس میں حرفِ الف استعمال نہ ہو، مگر بوقتِ عمل پِتّا مر جائے۔

سیّد امین علی نقوی نے شاعری کو ذریعۂ شہرت نہیں وسیلۂ عظمت بنایا ہے۔ شہرت اور عظمت میں جو فرق ہے، اہلِ نظر اس سے خوب آگاہ ہیں۔ کچھ اپنی درویش منشی اور کچھ روایتی گروہ بندیوں کا حِصّہ نہ بننے کی عادت کی وجہ سے امین علی نقوی کو تا حال وہ پذیرائی نہیں مل سکی جس کے

وہ بلا ریب حقدار ہیں (یہ بھی ممکن ہے کہ امین علی نقوی کی بڑائی کو تسلیم کرنے سے بڑوں کو اپنی بڑائی پر حرف آنے کا خدشہ ہو) بہر کیف آنے والا وقت، ستائش کی تمنّا اور صِلے کی پروا نہ کرنے والے اس عظیم المرتبت شاعر کی عظمت اور انفرادیت کی گواہی ضرور دے گا۔ امین علی نقوی فی الواقع ایسے کارہائے نمایاں انجام دے چکے ہیں اور دے رہے ہیں کہ آئندہ اگر وہ ایک لفظ بھی نہ لکھیں، تو اُن کا ہو چکا ذخیرہ کام انہیں حیاتِ جاوید عطا کرنے کے لیے بہت کافی ہے، مگر نقوی صاحب نے اپنے لیے موضوع ہی ایسا منتخب کر رکھّا ہے کہ اس میں بہت کچھ کہنے کے باوجود انسان کچھ نہیں کہہ پاتا اور کچھ نہ کہہ کر بھی بہت کچھ کہہ جاتا ہے۔ بہت کچھ کہا ہوا بھی تھوڑا لگتا ہے۔ اس لیے مزید کچھ کہنے کی خواہش اور تمنّا بدستور رہتی ہے۔ یہ سیّد محمّد امین علی نقوی پر ربِ عطا کا بے پایاں کرم اور بے حدّ و حساب رحمتِ خاص ہے کہ انہیں محبوبِ ربِّ کائنات کی مدح و ستائش کے ایک ایسے رنگ کے لیے چُن لیا گیا ہے جو سب سے جُدا اور سب سے الگ ہے

ورنہ ع   ایں سعادت بزورِ بازو نیست

خود نقوی اس عطائے خاص اور اپنی خوش بختی پر یُوں فخر و انبساط کا اظہار کرتے ہیں کہ

بہت خوش بخت ہوں نقوی کہ میرے   مُحمّد ہی مُحمّد وردِ لب ہے

پروفیسر سیّد آفتاب احمد نقوی نے "مُحمّد ہی مُحمّد" کا پیش لفظ لکھتے ہوئے بجا طور پر کہا تھا:

"حضرت نقوی صاحب نے نعت کے اس مجموعے سے ادبیاتِ عالم میں بالعموم اور اُردو ادب میں بالخصوص حیرت انگیز اور مسرّت افزاء ادبی شاہکار پیش کیا ہے، زبانِ اُردو اس پر جتنا فخر کرے، کم ہے۔"

ڈاکٹر آفتاب نقوی کی اس رائے کا صدفی صد اطلاق زیرِ نظر مجموعہ "حُسنِ محمّد" پر بھی ہوتا ہے۔ اس مجموعے کی پیشکش سے زبانِ اُردو کا سر فخر سے بُلند تر ہو گیا ہے۔ اُردو شاعری تا یہ اید سیّد محمّد امین علی نقوی کی زیرِ بارِ احسان اور ممنون رہے گی۔

۸ر اپریل سنہ ۱۹۹۲ء

نسب نامہ

سیّد محمّد امین شاہ بن سیّد شاہ محمّد بن سیّد سردار علی بن سیّد کمال علی بن سیّد خدا بخش بن سیّد کرم محمّد شاہ بن سیّد حاکم شاہ بن سیّد خالق داد شاہ عُرف سیّد خاص بن سیّد نظام الدّین بن سیّد اللہ داد شاہ بن سیّد میراں شاہ حسین بن سیّد شہاب الدّین بن سیّد دولت علی بن سیّد بدر الدّین ثالث بن سیّد عباس علی بن سیّد عبد الکریم بن سیّد جمال شاہ بن سیّد ابُو سعید بن سیّد عبد اللہ شاہ بن سیّد صدر الدّین ثانی بن سیّد صاحب شاہ بن سیّد مبارک شاہ بن سیّد احمد میراں بن سیّد محمّد مہدی بن سیّد بدر الدّین بن سیّد صدر الدّین بن سیّد محمّد مکّی مُورثِ اعلیٰ سادات بھاکری بن سیّد محمّد شجاع بن سیّد ابراہیم بن سیّد قاسم بن سیّد زید بن سیّد حمزہ بن سیّد ہارون بن سیّد عقیل بن سیّد اسماعیل بن سیّد علی اصغر بن سیّد جعفر ثانی بن سیّد امام علی نقی بن سیّد امام محمّد تقی بن سیّد امام علی رضا بن سیّد امام موسیٰ کاظم بن سیّد امام جعفر صادق بن سیّد امام محمّد باقر بن سیّد امام زین العابدین بن سیّدنا امام حسین علیہ السّلام بن سیّدہ فاطمۃ الزہرہ بنت سیّد الانبیاء حضرت محمّد مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

یاد رہے کہ ہماری تین پُشتیں مدینہ منوّرہ میں، سات پُشتیں عراق میں، نو پُشتیں ایران میں، دس پُشتیں ہندوستان میں اور سولہ پُشتیں پاکستان میں مدفون ہیں یعنی شہر سکھّر سندھ میں دو پُشتوں کا اور اُچ شریف ضلع بہاولپور میں چودہ پُشتوں کا ذِکر ملتا ہے۔

حق تعالیٰ نے عجب شجرہ بنایا نُور کا

سلّم علیہ وعترتہ

سیّد محمّد امین شاہ نقوی
فیصل آباد۔ پاکستان

نعت

کریما بر منِ مسکیں کرم کن ‏ ‏ ‏ ‏ دلم را جانبِ ربِ حرم کن

منم مشتاقِ حسنِ بے مثالت ‏ ‏ ‏ ‏ منور مشعلِ جان و تنم کن

ہمی خوانم درود پاک بر تو ‏ ‏ ‏ ‏ بجانم سلکِ اُلفت منتظم کن

توئی قرآنِ ناطق یا محمدؐ ‏ ‏ ‏ ‏ دلم را پاک تر از ہر صنم کن

فدائے نقشِ نعلینت دو عالم ‏ ‏ ‏ ‏ مداوائے غم درد و الم کن

سلامے یا رسول اللہ سلامے ‏ ‏ ‏ ‏ نگاہے بر زوالِ قسمتم کن

"نویس اللہ بر لوحِ دلِ من" ‏ ‏ ‏ ‏ سرِ نفسِ شریرم را قلم کن

مرا کافی و شافی اسمِ پاکش ‏ ‏ ‏ ‏ خیالِ ماسوا را کالعدم کن

دریں عالم دراں عالم خدارا

کرم برحالِ نقوی دم بدم کن

(ماخوذ از کتاب: "شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم")